TUE.15.Sept.2026
VOLUME: 22 NO: 216
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

بروز منگل 15 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 216
02 ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یمن میں حوثیوں کی پیش قدمی سے کشیدگی میں اضافہ

ماریب: ۱۴ ستمبر (ایجنسی): مغربی ایشیا میں ایک بار پھر کشیدگی بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ یمن میں حوثی باغیوں کی سعودی عرب کی حمایت یافتہ حکومت کے زیر قبضہ علاقوں، خصوصاً تیل اور گیس سے مالا مال اہم صوبے ماریب اور تعز شہر کی جانب پیش قدمی کے ساتھ لڑائی تیز ہوگئی ہے۔ اس صورت حال نے سعودی عرب پر بھی جوابی کارروائی کے لیے دباؤ بڑھا دیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق حوثی باغی ماریب اور تعز میں حکومت کے مضبوط ٹھکانوں کی جانب پیش قدمی کر رہے ہیں، جس سے ایک نئے بڑے حملے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ 2015 میں یمن میں تنازع شدت اختیار کرنے کے بعد سے ماریب حکومت کے زیر قبضہ سب سے اہم اور تزویراتی علاقوں میں شامل رہا ہے۔ یہاں فوج کے بڑے اڈے، تیل اور گیس کے ذخائر، ایک اہم بجلی گھر اور 20 لاکھ سے زیادہ بے گھر افراد موجود ہیں۔ ماریب کے اطراف حوثیوں کی جانب سے بڑی تعداد میں جنگجو جمع کیے جانے کی اطلاعات کے درمیان یمنی حکومت کی فورسز نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی نئے حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ یمنی فوج کے ملٹری میڈیا کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر یحییٰ الحظمی نے عرب نیوز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک جاری لڑائی کے دوران حکومتی فورسز نے میدان جنگ کا کافی تجربہ حاصل کیا ہے اور وہ ماریب کی جانب حوثیوں کی کسی بھی پیش قدمی کو روکنے کے لیے تیار ہیں۔ الحظمی نے کہا،" مسلح افواج مجموعی طور پر زیادہ منظم، طاقتور اور مؤثر ہوگئی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا،" گزشتہ ایک دہائی کے دوران انہوں نے جنگی تجربہ حاصل کیا ہے، جس نے انہیں مشکلات پر قابو پانے، فوجی حکمت عملی میں مہارت حاصل کرنے اور دشمن کی طاقت اور کمزوریوں کو سمجھنے کے قابل بنایا ہے۔" یمنی

میڈیا نے گزشتہ ہفتے کے آخر میں اطلاع دی تھی کہ حوثیوں نے ماریب صوبے کے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں بڑی تعداد میں جنگجو اور فوجی سازوسامان پہنچایا ہے۔ اس سے ایک اور بڑے حملے کی تیاری کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ یہ پیش رفت یمن کے مغربی ساحل کے ساتھ حوثیوں کی اہم کامیابیوں کے بعد سامنے آئی ہے، جن میں بحیرہ احمر کی بندرگاہی شہر المخا پر قبضہ اور باب المندب کے علاقے کی جانب پیش قدمی شامل ہے۔ الحظمی نے کہا کہ یمنی فوج کو اندازہ ہے کہ ماریب حوثیوں کا اگلا بڑا ہدف ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا،" ہم جانتے ہیں کہ نیا دباؤ ماریب کی جانب ہوگا۔" تاہم ان کا کہنا تھا کہ حکومتی فورسز کے پاس کسی بھی نئے حوثی حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی فوجی طاقت اور مقامی حمایت موجود ہے۔ انہوں نے کہا،" ماریب میں بڑی فوجی طاقت موجود ہے اور اسے خدائی تحفظ بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ حوثیوں کو یہاں عوامی حمایت حاصل نہیں ہے۔ اس کے برعکس مقامی ماحول ان کے خلاف ہے۔" موجودہ صورت حال نے سعودی عرب کو بھی مشکل صورت حال سے دوچار کردیا ہے۔ سی این این کے مطابق یمن میں حوثیوں کی تیز رفتار پیش قدمی اور سعودی عرب پر حملوں نے سعودی عرب کے لیے جوابی کارروائی کے راستے محدود کردیے ہیں اور ہر ممکن اقدام کی اپنی بھاری قیمت ہے۔ ماہرین کے مطابق ریاض سے ملنے والا بنیادی پیغام یہ ہے کہ سعودی عرب مکمل جنگ نہیں چاہتا، لیکن حوثیوں کا بڑھتا ہوا اعتماد اسے وسیع تر تنازع میں گھسیٹ سکتا ہے۔ واشنگٹن میں مقیم یمن امور کے ماہر اور رسک ایڈوائزر محمد الباشا نے سی این این سے کہا،" تمام اشارے اب بڑے پیمانے پر سعودی جوابی کارروائی کی جانب اشارہ کر رہے ہیں اور ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کا امکان بڑھ رہا ہے۔" دریں اثنا، ایران اور امریکہ کے درمیان وسیع تر کشیدگی کا اثر تزویراتی اہمیت کی حامل آبنائے ہرمز سے ہونے والی تجارتی جہاز رانی پر بھی پڑ رہا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کے مطابق اتوار تک امریکی بحریہ نے آبنائے ہرمز میں 101 تجارتی جہازوں کا رخ تبدیل کرایا تھا۔ امریکہ نے واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات ناکام ہونے کے بعد جولائی میں ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی دوبارہ نافذ کردی تھی۔ 12 ستمبر کو آئرلینڈ کے دو روزہ دورے کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے آئرش وزیر اعظم مائیکل مارٹن کے ساتھ فارملے ہاؤس میں مشترکہ پریس کانفرنس میں ایران کے کردار، حوثیوں اور آبنائے ہرمز کی صورت حال پر بھی بات کی۔ ایران کے ملوث ہونے سے متعلق سوال پر ٹرمپ نے کہا کہ ان کے خیال میں ممکنہ طور پر تہران اس کا ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ حوثیوں نے واشنگٹن سے رابطہ کرکے بتایا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ ٹرمپ نے کہا،" میرے خیال میں ممکنہ طور پر وہ (ایران) ہیں۔ وہ اس وقت محتاط ہیں، لیکن میرے خیال میں وہی ہیں۔ وہ کافی عرصے سے اس معاملے کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ ہمارے درمیان بات چیت ہوئی ہے۔ حوثیوں نے ہمیں فون کیا اور کہا کہ وہ ہمارے ساتھ لڑنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ میں ان کے خلاف کارروائی کروں اور نہ ہی چاہتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں۔" تجارتی جہازوں کی آمدورفت کے بارے میں ٹرمپ نے کہا کہ زیادہ تر جہازوں کو اب بھی گزرنے دیا جا رہا ہے، تاہم امریکہ ان جہازوں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے جنہیں وہ مسئلہ سمجھتا ہے۔ ٹرمپ نے آبنائے ہرمز پر امریکی فوج کے کنٹرول اور بحری ناکہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ امریکی اقدامات نے تیل کی قیمتوں میں مزید اضافے کو روکنے میں مدد کی ہے۔ انہوں نے کہا،" ہم اس آبنائے کو بہت مضبوطی سے کنٹرول کرتے ہیں، جس کا کسی نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ہمارا اس پر بہت مضبوط کنٹرول ہے۔ ہماری بحری ناکہ بندی انتہائی مؤثر رہی ہے۔" امریکی بحری کارروائی کے حجم کی وضاحت کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ امریکی افواج روزانہ بڑی تعداد میں جہازوں کو روک رہی ہیں۔ ان کے مطابق،" آپ کے تیل کی قیمتیں بہت زیادہ ہوتیں۔ ہم روزانہ اوسطاً 25 جہازوں کو روک رہے ہیں، جن میں زیادہ تر رات کے وقت ہوتے ہیں۔"

عمان میں جہاز پر حملہ ’ناقابل قبول‘ ہے: انڈیا

دہلی: ہندوستان نے تیرہ ستمبر کو عمان کے ساحل پر تجارتی جہاز ایم ٹی ایل گایا پر حملے کی مذمت کی ہے۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ جہاز پر عملے کے چودہ ہندوستانی ارکان سوار تھے، جن میں سے تیرہ کو بچالیا گیا ہے، اور لاپتہ شہری کی تلاش اور بچاؤ آپریشن جاری ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا،" عمان میں ہمارا سفارت خانہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور تلاش اور بچاؤ کے آپریشن میں عمانی حکام کے ساتھ فعال طور پر تعاون کر رہا ہے۔ ہم اپنے شہریوں کو بچانے میں عمانی حکام کی مدد کے لیے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔" وزارت خارجہ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ" ہم کشیدگی کو فوری طور پر کم کرنے اور خطے میں امن قائم کرنے کے لیے بات چیت اور سفارت کاری کی اپنی اپیل کا اعادہ کرتے ہیں۔" خطے میں تجارتی جہاز رانی، بحری جہازوں، عام شہریوں اور شہری انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانا ناقابل قبول ہے۔ ہم اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ خطے کے بین الاقوامی آبی گزرگاہوں کے ذریعہ آزاد اور محفوظ نیویگیشن اور تجارتی بہاؤ کو جلد از جلد بحال کیا جائے۔ وزارت خارجہ کی طرف سے یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ہندوستان نے برکس سربراہی اجلاس میں بحری جہازوں کی حفاظت کا مسئلہ اٹھایا تھا اور اس معاملے پر اتفاق رائے ہوگیا تھا۔ برکس بزنس فورم سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم مودی نے کہا،" عالمی تجارت تبھی پروان چڑھ سکتی ہے جب سمندری راستے محفوظ ہوں، سپلائی کے راستے کھلے ہوں، اور بحری جہاز محفوظ ہوں، یہی وجہ ہے کہ ہندوستان نیوی گیشن کی آزادی اور سمندری مسافروں کی حفاظت کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔"

مساوات نہیں بلکہ مسلمانوں کو گھیرنے کا کھیل

اسدالدین اویسی نے امت شاہ کے UCC اعلان پر اٹھائے سوال

نئی دہلی: ۱۴ ستمبر (ایجنسی): اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے یکساں سول کوڈ (UCC) کے اعلان پر سوال اٹھایا ہے۔ اویسی نے کہا کہ یوسی سی کا مطلب غیر ہندوؤں پر ہندو قانون نافذ کرنا ہے۔ اسدالدین اویسی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'X' پر لکھا،" بی جے پی نے خود ایک لاء کمیشن مقرر کیا، جس نے کہا کہ یوسی سی نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی مطلوبہ۔ اس ملک کی روح اس کے تنوع میں ہے۔ یوسی سی کا مطلب غیر ہندوؤں پر ہندو قانون نافذ کرنا ہوگا۔" انہوں نے کہا کہ یہ ستم ظریفی ہے کہ بی جے پی یوسی سی چاہتی ہے، جبکہ اس کی اپنی ریاستیں ڈسٹربڈ ایریاز ایکٹ جیسے قانون پاس کرتی ہیں، جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جائیداد کی فروخت پر پابندی لگاتی ہے۔ اویسی نے یہ بھی الزام لگایا کہ نام نہاد "لو جہاد" قوانین صرف عیسائیوں اور مسلمانوں کے خلاف لاگو کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوسی سی مساوات کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کو نشانہ بنانے کو لے کر ہے۔ اسدالدین اویسی نے بی جے پی کے حلیفوں سے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا،" بی جے پی کے حلیفوں کے لیے یہ ظاہر کرنے کا وقت آگیا ہے کہ ان کی اپنی آزاد سیاسی آواز ہے اور وہ صرف ایک 'چھوٹی بی جے پی' نہیں ہیں۔" اپنی پوسٹ میں، اویسی نے لکھا،" امت شاہ کے غلط گھمنڈ اور 'تاریخ' کی وجہ سے 2019 میں سی اے اے/این آر سی مخالف تحریک شروع ہوئی۔ خود وزیر اعظم کو یہ کہنا پڑا کہ این آر سی نہیں ہوگا۔ ایس آئی آر کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا،" اب ہم SIR کے حوالے سے ایک افسوس ناک صورتحال کا مشاہدہ کر رہے ہیں، جہاں عام لوگوں کو دستاویزات کے ساتھ سماعتوں میں شرکت کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس سے خاص طور پر اقلیتوں، ایس سی/ ایس ٹی، اور تارکین وطن کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ این آر سی 100 گنا بدتر ہو جائے گا۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ آسام میں این آر سی کتنا تباہ کن رہا ہے۔" اسدالدین اویسی نے کہا کہ این آر سی ہر کسی کو لائن میں کھڑے ہونے اور اپنی شہریت ثابت کرنے پر مجبور کرے گا۔" ایک ایسے ملک میں جہاں 80 کروڑ لوگ کھانے کے لیے راشن پر انحصار کرتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ وہ دستاویزات تلاش کریں اور اپنی شہریت ثابت کریں؟ کیوں؟ یہ حکومت چاہتی ہے کہ ہم کسی نہ کسی بیوروکریٹ کے رحم وکرم پر رہیں۔"

"کوئی نظریہ آئین سے بالاتر نہیں ہوسکتا"، سلمان خورشید بی جے پی کو جواب

نئی دہلی: ۱۴ ستمبر (ایجنسی): سابق وزیر خارجہ اور کانگریس کے سینئر رہنما سلمان خورشید نے پیر کو یکساں سول کوڈ (یوسی سی) سے متعلق مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی نظریہ آئین سے بالاتر نہیں ہوسکتا۔ یہ بیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اس دعوے کے ایک دن بعد آیا ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بی جے پی اور این ڈی اے کی حکومت والی 21 ریاستوں میں 2029 تک یکساں سول کوڈ نافذ کردیا جائے گا۔ امت شاہ نے یہ بھی کہا تھا کہ حکومت ملک سے تمام غیر قانونی تارکین وطن کو نکالنے کے لیے پرعزم ہے۔ یوسی سی سے متعلق امت شاہ کے بیان پر سلمان خورشید نے اے این آئی سے کہا،" وہ (بی جے پی) ایک ایسے نظریے کو مانتے ہیں جس سے ہم اتفاق نہیں کرتے۔ ہمارا ماننا ہے کہ آئین کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ آپ کا نظریہ چاہے کچھ بھی ہو، وہ آئین سے الگ نہیں ہوسکتا۔" بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں یوسی سی کے نفاذ پر سوال اٹھاتے ہوئے خورشید نے کہا کہ اس قانون کو اعلیٰ عدالتوں کے سامنے پرکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا،" اتراکھنڈ یا دیگر ریاستوں میں جو کچھ کیا گیا ہے اور آپ اسے دوسری جگہوں پر نافذ کرنا چاہتے ہیں، اسے پہلے ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں پرکھا جانا چاہیے، خاص طور پر بنیادی حقوق اور اپنے مذہبی عقیدے پر عمل کرنے کی آزادی کے حوالے سے۔ عدالت اسے کیسے قبول کرتی ہے، یہ اس کے فیصلے پر منحصر ہوگا۔" بی جے پی پر سیاسی طنز کرتے ہوئے خورشید نے کہا،" جب تک فیصلہ نہیں آتا، وہ یوسی سی کے بارے میں جو چاہیں کہتے رہیں۔ اگر وہ ایسے بیانات دے کر انتخابات جیتتے رہنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے رہیں۔" انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے یوسی سی کو پہلے ہی عدالت میں چیلنج کیا جاچکا ہے اور یہ فیصلہ عدلیہ کو کرنا ہے کہ ان معاملات کی سماعت اجتماعی طور پر کی جائے یا الگ الگ۔ خورشید نے اے این آئی سے کہا،" اسے چیلنج کیا گیا ہے، مجھے معلوم ہے کہ اتراکھنڈ میں اسے چیلنج کیا گیا ہے۔ وہاں دائر مقدمہ فی الحال زیر التوا ہے اور ابھی اس کی سماعت نہیں ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ دوسری ریاستوں میں بھی صورت حال ایسی ہی ہوگی۔ وقت ہی بتائے گا کہ مختلف ہائی کورٹس میں ان معاملات کی سماعت ہوگی یا سپریم کورٹ انہیں یکجا کرکے اپنے پاس منتقل کرے گی اور ان کی سماعت کرے گی۔" امت شاہ کے جن زیڈ کے احتجاج سے متعلق بیان کے بارے میں پوچھے جانے پر سلمان خورشید نے کہا،" آپ نے نوجوانوں کے ساتھ کس طرح کا مکالمہ کیا ہے؟ سپریم کورٹ کو مداخلت کرنا پڑی۔ پیلٹ گنیں چلائی گئیں۔ یہ صورت حال مکالمے کے لیے سازگار تو بالکل نہیں تھی۔ 'کاکروچ پارٹی' ایک نیا دباؤ گروپ ہے، وقت بتائے گا کہ یہ کس سیاسی شکل میں سامنے آتا ہے، کیونکہ نوجوانوں کی امنگوں کو کچلا جارہا ہے۔ آپ اپوزیشن کے ساتھ مکالمہ نہیں کرتے اور پھر مکالمے کی بات کرتے ہیں۔" دوسری جانب کانگریس کے رہنما راشد علوی نے بھی پیر کو یکساں سول کوڈ پر بی جے پی کی قیادت والی حکومت کی توجہ پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا حکومت یوسی سی کے ذریعے بے روزگاری، معاشی مسائل اور ایندھن کی قیمتوں جیسے مسائل حل کرے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یوسی سی کے مسئلے کو مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اے این آئی سے بات کرتے ہوئے راشد علوی نے کہا،" گزشتہ 12 برسوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی مسلمانوں کے خلاف جانے والے ہر کام کو کرتی رہی ہے۔ کیا یوسی سی سے معاشی صورت حال بہتر ہوگی؟ کیا یوسی سی بے روزگاری ختم کردے گا؟ کیا یوسی سی پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم کردے گا؟ آپ اسے 21 ریاستوں میں نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ یکساں سول کوڈ کا بنیادی تصور ہی سول قوانین میں یکسانیت ہے۔ فی الحال ہندوؤں، مسلمانوں اور عیسائیوں کے الگ الگ پرسنل لاز ہیں۔"

یوسی سی کے نفاذ سے پہلے ذات پات کا نظام ختم کیا جائے: ادت راج

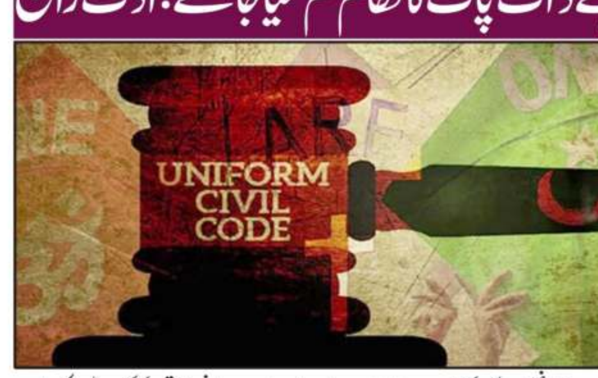

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے اس اعلان پر کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والا این ڈی اے 2029 تک 21 ریاستوں میں یکساں سول کوڈ (یوسی سی) نافذ کرے گا، کانگریس رہنما ادت راج نے سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی حقیقی ترقی کے لیے سب سے پہلے ذات پات کے نظام کا خاتمہ ضروری ہے۔ ادت راج نے آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا،" یکساں سول کوڈ نافذ کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس کے بجائے ذات پات کے نظام کو ختم کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ ذات پات کا نظام ختم ہوئے بغیر ملک کی حقیقی ترقی نہیں ہوسکتی۔" انہوں نے کہا کہ یوسی سی کے نفاذ سے ملک میں ذات کی بنیاد پر موجود تقسیم کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ ان کے بقول،" یوسی سی نافذ کرنے سے کیا ہوگا؟ کیا ذات پات ختم ہو رہی ہے؟ ذات پات ختم ہونی چاہیے۔ جب تک ہندوستان ذات کی بنیاد پر تقسیم رہے گا، تب تک سائنس اور ٹیکنالوجی میں کوئی ترقی نہیں ہوگی۔" کانگریس رہنما نے حکومت پر مذہبی تقسیم کو ہوا دینے والا بیانیہ اختیار کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا،" وہ ہندو-مسلم کا بیانیہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ ان کا ووٹ بینک برقرار رہے۔" واضح رہے کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے حال ہی میں کہا تھا کہ این ڈی اے کی حکومت والی ریاستوں میں یکساں سول کوڈ مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا اور 2029 تک 21 ریاستوں میں اس کے نفاذ کا ہدف ہے۔ اپوزیشن جماعتیں اس اعلان پر مسلسل سوال اٹھا رہی ہیں۔ دریں اثنا، ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ٹی-20 بین الاقوامی میچ سے قبل قومی ترانے سے پہلے 'وندے ماترم' گائے جانے کے معاملے پر بھی ادت راج نے تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے اور اسے غیر ضروری طور پر موضوع بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے کہا،" اصل بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اچھا کھیلا۔ وہ جیتے اور ہم انہیں ان کی جیت پر مبارک باد دیتے ہیں۔" ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم کی جانب سے ایشیائی کرکٹ کونسل (اے سی سی) کے چیئرمین محسن نقوی سے خواتین ایشیا کپ کی ٹرافی وصول نہ کرنے کے معاملے پر بھی ادت راج نے ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے اس معاملے کو " پھر وہی ڈراما، بے کار کا ڈراما اور ایونٹ والا ڈراما" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب پاکستان کی ٹیم ہندوستان آچکی ہے، پاکستانی کھلاڑی یہاں موجود ہیں، یہیں رہ رہے ہیں اور میچ کھیل رہے ہیں تو ان کے ہاتھ سے ٹرافی نہ لینے کا فیصلہ بے معنی ہے۔ ادت راج نے کہا، " جب پاکستان کی ٹیم آچکی ہے، پاکستانی کھلاڑی یہاں آئے ہیں، یہیں رہ رہے ہیں اور کھیل رہے ہیں، تو ان کے ہاتھوں سے ٹرافی نہ لینے کا یہ ڈراما بے تکا ہے۔"

وزیر اعظم کے پاس بہار کیلئے وقت نہیں: تیجسوی

پٹنہ: ۱۴ ستمبر (ایجنسی): بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر تیجسوی یادو نے اتوار کو ریاست میں سیلاب کی سنگین صورتحال پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بہار سیلاب کے شدید بحران کا سامنا کر رہا ہے، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی کے پاس ریاست کی صورتحال کے بارے میں پوچھنے کا وقت نہیں ہے۔ تیجسوی یادو نے خبروں کے تراشے دکھا کر دعویٰ کیا کہ بہار میں ۴۵ لاکھ سے زیادہ لوگ سیلاب سے متاثر ہیں لیکن حکومت اس سنگین بحران کے تئیں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہی ہے۔ پٹنہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ انہوں نے سیلاب، راگھوپور میں کٹاؤ اور دیگر مسائل کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کو خطوط لکھے، لیکن کسی خط کا جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جواب دے یا نہ دے، لیکن عوام نے اسے مینڈیٹ دیا ہے تو اسے عوام کی مشکلات دور کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ آر جے ڈی نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر بہار کے سیلاب کو قومی آفت قرار دینے، خصوصی مالی پیکیج دینے اور فوج، فضائیہ و ہیلی کاپٹروں کی مدد سے متاثرہ علاقوں تک امدادی سامان پہنچانے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کے مطابق، اب تک مرکز کی جانب سے کوئی ٹھوس کارروائی سامنے نہیں آئی ہے۔ انہوں نے بہار سے تعلق رکھنے والے مرکزی وزرا اور این ڈی اے کے اراکین پارلیمنٹ کو بھی نشانہ بنایا۔ تیجسوی نے کہا کہ بہار سے این ڈی اے کے ۳۰ سے زیادہ اراکین پارلیمنٹ اور کئی مرکزی وزرا ہیں لیکن وہ مرکز سے ریاست کے لیے خصوصی امداد حاصل نہیں کر پا رہے ہیں۔ انہوں نے کاغذات دکھائے اور گجرات میں شدید بارش اور سیلاب کے دوران مرکزی حکومت کی سرگرمی کا حوالہ دیتے ہوئے بہار کے ساتھ امتیازی سلوک کا الزام لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ گجرات میں بارش کے بعد وزیر اعظم وزیر اعلیٰ سے بات کرتے ہیں اور امداد کا اعلان ہوتا ہے لیکن بہار میں لاکھوں افراد کے متاثر ہونے کے باوجود اسی سطح کی سنجیدگی نظر نہیں آرہی۔ آر جے ڈی لیڈر نے ریاستی حکومت پر مالی بدانتظامی کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آفت سے عین قبل ہنگامی فنڈ سے تقریباً ۴ ہزار کروڑ روپے نکال کر عام اسکیموں اور پنشن پر خرچ کئے گئے۔ انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے اس بیان کا حوالہ دیا کہ سرکاری خزانے پر پہلا حق آفت زدگان کا ہے اور سوال کیا کہ اب اس اصول کا کیا ہوا۔

آبادکار نو آبادیاتی نظام اور دہشت گردی کو مسترد کرے برکس: انور ابراہیم

دہلی: ۱۴ ستمبر (ایجنسی): ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم نے اتوار کو نئی دہلی میں منعقدہ برکس (BRICS) کے سالانہ سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برکس کو اسرائیل کی جانب سے مشرقِ وسطیٰ میں کی جانے والی "جارحیت" کے تناظر میں "قبضے، آبادکار نو آبادیاتی نظام اور آبادکار دہشت گردی" کو واضح طور پر مسترد کرنا چاہئے کیونکہ اس کے اثرات براہِ راست تنازع میں شامل فریقوں سے کہیں آگے تک پہنچ رہے ہیں۔ انور ابراہیم نے امریکی سوشل میڈیا پلیٹ فارم فیس بک پر جاری بیان کے مطابق کہا،" برکس کو واضح اور دوٹوک انداز میں کہنا چاہیے کہ قبضہ، آبادکار نو آبادیاتی نظام اور بالخصوص 'آبادکار دہشت گردی' کسی قوم کا مقدر نہیں بن سکتی، اور کسی انسان کی زندگی اس جگہ کی وجہ سے کم اہم نہیں ہو سکتی جہاں وہ رہتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ" ہم جامع ترقی اور خوشحالی کی بات نہیں کر سکتے، جبکہ جنگ توانائی کی قیمتوں میں اضافہ کر رہی ہو اور ان بحری راستوں کو خطرے میں ڈال رہی ہو جن پر ہماری معیشتوں کا انحصار ہے۔" انور ابراہیم نے کہا کہ مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کی "جارحیت" کے اثرات براہِ راست تنازع میں شامل فریقوں تک محدود نہیں رہے بلکہ اس سے افراطِ زر اور غیر یقینی صورتِ حال میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے ۲۸ فروری کو ایران کے خلاف جنگ شروع کی، جس کے بعد تہران نے اسرائیل اور خطے میں امریکی تنصیبات کی میزبانی کرنے والے ممالک پر میزائل اور ڈرون حملے کئے۔ ایران نے آبنائے ہرمز کو بحری آمدورفت کے لیے بند کرنے کا بھی اعلان کیا، جس سے عالمی توانائی اور تجارتی سرگرمیوں میں بڑے پیمانے پر خلل پیدا ہوا۔ انور ابراہیم نے ملائیشیا کے مؤقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ملک خودمختاری کے احترام، شہریوں کے تحفظ اور عالمی اقتصادی شہ رگوں کو جنگ کے میدان سے دور رکھنے کا حامی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ٹیکنالوجی تیزی سے ترقی کر رہی ہے، لیکن ترقی پذیر دنیا کے بڑے حصے کے لیے معاشی فوائد اب بھی ناقابل رسائی ہیں۔ بہت سے ممالک قرضوں کے بحران کا شکار ہیں یا اس کے سنگین خطرے سے دوچار ہیں۔

رومانٹک افسانہ پڑھیے!

سینئر صحافی اور ادیب محمد تقی کا تازہ غیر مطبوعہ افسانہ "ایک چادر روشنی کی" ورقِ تازہ کے ادبی صفحہ "نقشِ سخن" کی بروز بدھ 16 ستمبر 2026ء کی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ افسانہ ایک مسلم خاندان میں پیش آئے دردناک حقیقی واقعہ پر مبنی ہے۔ افسانہ رومانٹک ہے لیکن اپنے اندر زندگی کے جذبات، احساسات اور حقائق کو سمیٹے ہوئے ہے۔

ایڈیٹر
روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈیک ہاسپیٹل
آرتھوپیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
M.B.B.S., M.S.(Ortho) کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک سرجن
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
ہماری خصوصیات:
* گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی (Knee and Hip Joint Replacement)
* پیچیدہ فریکچر کا علاج (Complex Fracture Treatment)
* دوربین کے ذریعے سرجری (Arthroscopy Surgery)
* ہڈیوں، جوڑوں اور عضلاتی بیماریوں کا علاج (Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
* ہڈیوں کے انفیکشن اور رسولیوں کا علاج (Treatment of bone infections and tumors)
* گٹھیا (Arthritis) * گردن کا درد، اسپونڈیلوسس (Neck Pain, Spondylosis)
* کمر درد (سائیٹکا)، ریڑھ کی ہڈی کے فریکچر، سلپ ڈسک Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc)
* بچوں کی ہڈیوں کی بیماریوں کا علاج (Treatment of pediatric bone diseases)
Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care
او پی ڈی کا وقت OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
15 Sept. 2026

ورقِ تازہ

15 Sept. 2026 ادا ریہ

مشرقِ وسطیٰ کی کشیدگی اور عالمی معیشت

مشرقِ وسطیٰ کے سیاسی اور عسکری نقشے پر ایک ایسا زلزلہ بپا ہے جس نے عالمی طاقتوں کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ یمن کے بحیرہ احمر کے ساحلی علاقوں پر حوثی جنگجوؤں کا مکمل کنٹرول ایک ایسا واقعہ ہے جس نے خطے کے تمام اسٹریٹجک توازن الٹ کر رکھ دیے ہیں۔ یہ کوئی معمولی سرحدی جھڑپ یا عارضی پیش قدمی نہیں، ایک ایسا عسکری طوفان ہے جو عالمی معیشت کی شہ رگ پر براہ راست وار کر رہا ہے اور بین الاقوامی بحری گزرگاہوں کو ایک نئے بحران کی طرف دھکیل رہا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی فورسز کو جس تیزی سے پسپائی کا سامنا کرنا پڑا ہے، اس نے دفاعی تجزیہ کاروں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ حوثی فورسز نے برق رفتاری سے ساحل کے آخری قصبوں پر بھی اپنا پرچم لہرا دیا ہے۔ ان کا کنٹرول اب صرف زمینی پٹی تک محدود نہیں رہا، آبنائے باب المندب کے انتہائی حساس جزیروں، خاص طور پر زقر اور مایون پر مکمل قبضے نے اس پوری بحری گزرگاہ کو ان کی مٹھی میں دے دیا ہے۔ خلیج عدن کو بحیرہ احمر سے جوڑنے والا یہ بحری راستہ ہمیشہ سے عالمی تجارت کے لیے لائف لائن رہا ہے۔ رواں سال کے اوائل میں امریکہ اور ایران کے درمیان باقاعدہ جنگ چھڑنے سے قبل، دنیا بھر کی توانائی کا بیس فیصد حصہ اسی راستے سے گزرتا تھا۔ جب آبنائے ہرمز کے متبادل کے طور پر اس کی اہمیت اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی، اس پر حوثیوں کی گرفت نے تیل کی عالمی ترسیل کو شدید ترین خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ اس زمینی اور بحری کنٹرول کے اثرات پڑوسی ممالک، خصوصاً سعودی عرب پر انتہائی تباہ کن ثابت ہو رہے ہیں۔ مسلسل حملوں کی زد میں آنے کے بعد ریاض کو اپنی انتہائی اہم 'ایسٹ ویسٹ پائپ لائن' کو عارضی طور پر بند کرنے کا ہنگامی فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ بقیق کے علاقے سے شروع ہو کر ینبع بندرگاہ تک خام تیل لے جانے والی اس پائپ لائن کی روزانہ پچاس لاکھ بیرل تیل منتقل کرنے کی صلاحیت اب مکمل طور پر مفلوج ہو چکی ہے۔ ریاض اور مدینہ کے علاقوں میں اس پائپ لائن کو نشانہ بنایا جانا ایک انتہائی سنگین سیکیورٹی صورتحال کی نشاندہی کرتا ہے۔ یمنی سرحد سے متصل سعودی شہر جیزان، نجران اور جنوبی علاقے کا شرورہ فوجی اڈہ مسلسل بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کی زد میں ہیں۔ ان کارروائیوں میں اسلحہ گوداموں اور کمانڈ اینڈ کنٹرول مراکز جیسی حساس فوجی تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ دو افراد کے زخمی ہونے اور ہنگامی امدادی کارروائیوں کے مناظر بتاتے ہیں کہ جنگ کے شعلے اب مکمل طور پر سعودی سرزمین کے اندر تک پہنچ چکے ہیں۔ حوثی ان تابڑ توڑ حملوں کو سعودی فضائیہ کی کارروائیوں کا ردعمل قرار دیتی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق گزشتہ ۴۸ر گھنٹوں کے دوران یمن کے مختلف علاقوں پر ۱۲۹ر فضائی حملے کیے گئے، جن کا جواب دینا ان کے نزدیک ناگزیر تھا۔ ان کی جانب سے باقاعدہ انتباہ جاری کیا گیا ہے کہ اگر یمنی سرزمین پر بمباری کا سلسلہ نہ رکا، تو سعودی عرب کے اندر مزید گہرے اور وسیع تر وار کیے جائیں گے۔

اس تازہ ترین عسکری مہم میں ہونے والا انسانی جانوں کا زیاں خوفناک ہے۔ سرکاری فوج کے اپنے اعداد و شمار گواہی دیتے ہیں کہ ۹ر اگست سے ۱۰ر ستمبر تک ایک ماہ کے دوران مغربی ساحلی پٹی پر ہونے والی لڑائی میں ان کے ۵۰۰ر سے زائد فوجی ہلاک اور ۱۵۰۰ر کے قریب شدید زخمی ہوئے ہیں۔ جوابی کارروائی میں ۱۰۰۰ر سے زائد حوثی جنگجوؤں کے مارے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حدیدہ اور تعز کے صوبوں میں کس سطح کی خونی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اس خونریز تصادم کا ایک اور اہم موڑ اسٹریٹجک اہمیت کے حامل بندرگاہی شہر موخا کا سقوط تھا۔ اس شہر پر قبضے کے فوراً بعد حوثی جنگجوؤں نے ایک سرکاری جیل پر دھاوا بول کر اپنے ۲۱۰ر قیدیوں کو بھی آزاد کرا لیا، جنہیں پسپائی اختیار کرتی سرکاری فوج نے ایک بڑے ہال میں قید کر رکھا تھا۔ اب یہ پیش قدمی مزید جنوب میں لحج صوبے کی جانب جاری ہے، جس نے عبوری دارالحکومت عدن کے دروازوں پر خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے۔ اس تمام صورتحال نے واشنگٹن کے ایوانوں میں ایک نیا بھونچال پیدا کر دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے لیے یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں زبردست دردِ سر بن گئی ہے جب ایران کے ساتھ ان کی کھلی جنگ ساتویں ماہ میں داخل ہو چکی ہے۔ بین الاقوامی منڈیوں میں پٹرول کی آسمان سے باتیں کرتی قیمتیں اور معیشت پر پڑنے والے منفی اثرات امریکی ملکی سیاست میں ایک نیا طوفان کھڑا کر رہے ہیں۔ ریاض اور واشنگٹن کے تعلقات بھی اس وقت ایک کڑے امتحان سے گزر رہے ہیں۔ سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کی جانب سے امریکی فوجی مداخلت کی براہ راست درخواست کو واشنگٹن نے فی الحال تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکہ اب اپنی افواج کو براہ راست جھونکنے کے بجائے صرف انٹیلی جنس شیئرنگ تک محدود رہنا چاہتا ہے، اور اس کا سارا زور علاقائی اتحادیوں کو اپنی جنگ خود لڑنے کا مشورہ دینے پر مرکوز ہے۔ عالمی بساط پر ایک اور حیران کن پیش رفت حوثیوں کا امریکی انتظامیہ سے کیا جانے والا وہ براہ راست رابطہ ہے جس کا تذکرہ خود امریکی صدر نے کیا ہے۔ اس رابطے میں واشنگٹن سے براہ راست اپیل کی گئی ہے کہ وہ یمن کی اس زمینی جنگ میں مداخلت سے گریز کرے۔ یہ سفارتی اور عسکری دباؤ امریکہ کی اس پالیسی کو تقویت دے رہا ہے کہ وہ فی الحال صرف بحیرہ احمر میں تجارتی جہازوں کی آزادانہ آمد و رفت یقینی بنانے تک محدود رہے۔ خطے کے ممالک کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے کے لیے پیر کو مسقط میں ہونے والے متوقع اجلاس پر سب کی نظریں مرکوز ہیں۔ اس اجلاس میں ان تمام ممالک کی شرکت متوقع ہے جن کی سرزمین ایران پر حملوں کے لیے استعمال ہوئی۔ تہران کی جانب سے بین الاقوامی حقوق کی پاسداری اور جنگ کے بجائے امن کو ترجیح دینے کا اعلان ان سفارتی کوششوں کو ایک نیا رخ دے سکتا ہے۔ باب المندب پر حوثیوں کا مکمل کنٹرول، سعودی عرب کی تیل تنصیبات پر منڈلاتے خطرات، اور سات ماہ سے جاری امریکہ ایران جنگ نے عالمی معیشت اور خطے کے امن کو ایک آتش فشاں کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ یہ کوئی روایتی سرحدی لڑائی نہیں، گلوبل اکانومی اور بین الاقوامی تجارت کی لائف لائن کا مسئلہ بن چکا ہے۔ سفارت کاری کے بند دروازے اگر فوری طور پر نہ کھولے گئے، تو اس سمندر کی آگ پوری دنیا کی معیشت کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

راہ نما:

از : مبارک کاپڑی

مصنوعی ذہانت ایک عظیم انقلاب ہے، اس کو روکنا نہ ممکن ہے اور نہ ضروری!
ہم جائزہ لے رہے ہیں کہ کیا اے آئی اُستاد کی جگہ لے سکتی ہے؟

مستقبل کا اُستاد ٹیکنالوجی سے خوف زدہ نہیں ہوگا۔ جو استاد مصنوعی ذہانت سے خوفزدہ ہوگا، وہ اپنے طالب علموں سے پیچھے رہ سکتا ہے۔ آج کے استاد کو یہ سوچنا ہوگا: "اے آئی میرے لیے خطرہ نہیں، اگر میں اسے اپنے تعلیمی مقصد کے لیے استعمال کرنا سیکھ لوں"، ایک جدید استاد اے آئی کی مدد سے (الف) سبق کا منصوبہ بنا سکتا ہے۔ (ب) مختلف سطح کے طلبہ کے لیے الگ مواد تیار کر سکتا ہے۔ (ج) سوالنامے تیار کر سکتا ہے۔ (د) طلبہ کی تحریروں کا ابتدائی تجزیہ کر سکتا ہے۔ (و) زبان سیکھنے کے لیے مشقیں بنا سکتا ہے۔ (ہ) تخلیقی سرگرمیاں تیار کر سکتا ہے۔ لیکن آخری فیصلہ اُستاد ہی کا ہونا چاہیے۔

اُستاد سے سرپرست تک: مصنوعی ذہانت کے دَور میں استاد اب صرف اُستاد نہیں رہے گا، بلکہ سرپرست کا کردار بھی ادا کرے گا۔ وہ طالب علم کو صرف یہ نہیں بتائے گا کہ کیا پڑھنا ہے بلکہ یہ بھی بتائے گا کہ: کیا سوچنا ہے، کیسے سوچنا ہے، کیوں سوچنا ہے اور اپنی سوچ کو زندگی میں کیسے استعمال کرنا ہے۔

کیا اے آئی اُستاد کی جگہ لے سکتی ہے؟: یہ سوال بہت اہم ہے۔ میری نظر میں مصنوعی ذہانت استاد کے کچھ کاموں کی جگہ لے سکتی ہے، لیکن استاد کی مکمل جگہ نہیں لے سکتی۔ (الف) اے آئی معلومات فراہم کر سکتی ہے۔ (ب) اے آئی سبق کی تیاری میں مدد کر سکتی ہے۔ (ج) اے آئی امتحانی سوالات تیار کر سکتی ہے۔ (د) اے آئی طلبہ کی کارکردگی کا تجزیہ کر سکتی ہے۔ (و) اے آئی ذاتی نوعیت کی تعلیمی مشقیں فراہم کر سکتی ہے لیکن اے آئی ماں کی طرح شفقت نہیں کر سکتی۔ اے آئی استاد کی طرح کردار سازی نہیں کر سکتی۔ اے آئی انسانی تعلق کی وہ گرمی نہیں دے سکتی جو ایک اچھے استاد اور طالب علم کے درمیان قائم ہوتی ہے۔ اسی لیے مستقبل کا مسئلہ یہ نہیں ہوگا کہ: اے آئی استاد کی جگہ، بلکہ اصل سوال ہوگا: اے آئی کے ساتھ بہتر استاد کیسے پیدا کیے جائیں؟

اُستاد کو خود بھی سیکھنا ہوگا: یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ اب استاد کے لیے صرف اپنی پرانی معلومات پر انحصار کرنا کافی نہیں۔ اگر ٹیکنالوجی بدل رہی ہے تو استاد کو بھی بدلنا ہوگا۔ جو استاد خود سیکھنا چھوڑ دیتا ہے، وہ دوسروں کو سیکھنے کی تحریک نہیں دے سکتا۔ مستقبل کا کامیاب استاد وہ ہوگا جو: (الف) نئی ٹیکنالوجی سیکھے۔ (ب) اے آئی ٹولز سے واقف ہو۔ (ج) ڈیجیٹل وسائل کو سمجھتا ہو۔ (د) تنقیدی اور تخلیقی سوچ پیدا کرے (و) جدید تدریسی طریقے اختیار کرے (ہ) مسلسل اپنی مہارتوں کو بہتر بنائے۔

کتاب، استاد اور اے آئی کا نیا مثلث: مستقبل کی تعلیم میں شاید تین اہم ستون ہوں گے: کتاب + اُستاد + مصنوعی ذہانت۔ کتاب علم کا خزانہ ہوگی۔ اے آئی علم تک رسائی اور اسے استعمال کرنے کا طاقتور ذریعہ ہوگی، اور استاد اِن دونوں کو صحیح سمت دینے والا رہنما ہوگا۔ اگر طالب علم کے پاس صرف اے آئی ہو اور استاد نہ ہو تو وہ معلومات کے سمندر میں بھٹک سکتا ہے۔ اگر استاد ہو مگر جدید ٹیکنالوجی سے ناواقف ہو تو وہ نئی دنیا کے بہت سے مواقع سے محروم ہو سکتا، لہٰذا مستقبل کی کامیاب تعلیم انسان اور ٹیکنالوجی کے متوازن امتزاج میں ہے۔

اُستاد کا سب سے بڑا مقابلہ اے آئی نہیں، پرانا طریقۂ تدریس ہے

یہ بات شاید سب سے زیادہ غور طلب ہے۔ استاد کو اے آئی سے نہیں بلکہ اپنے فرسودہ تدریسی طریقوں سے مقابلہ کرنا ہے۔ اگر استاد صرف کتاب پڑھائے گا، طالب علم سے رٹنے کو کہے گا، ہر سوال کا ایک ہی جواب مانگے گا اور تخلیقی سوچ کو نظر انداز کرے گا تو طالب علم یقیناً اے آئی کی طرف زیادہ راغب ہوگا لیکن اگر استاد کلاس روم کو ایسا مقام بنا دے، جہاں: (الف) سوال پوچھنے کی آزادی ہو، (ب) اختلاف رائے کی گنجائش ہو، (ج) تخلیقی صلاحیت کو فروغ ملے (د) تجربات کیے جائیں (و) گفتگو ہو، (ہ) کردار سازی ہو تو اے آئی استاد کا حریف نہیں بلکہ اس کا معاون بن جائے گی۔

امتحانات کا نظام بھی بدلنا ہوگا: اے آئی کے دَور میں روایتی امتحانی نظام بھی بڑے متاثر ہو رہے ہیں۔ اگر طالب علم گھر بیٹھ کر اے آئی کی مدد سے مضمون لکھ سکتا ہے تو صرف مضمون لکھوانا اس کی حقیقی قابلیت کو جانچنے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ اے آئی کے منفی استعمال سے امتحان کے نظام میں مزید ابتری بلکہ تباہی برپا ہو سکتی ہے البتہ اجتماعی ذمہ داری سے امتحانی پرچے لیک ہونا بھی بند ہو سکتے ہیں۔ مستقبل میں امتحان میں شاید زیادہ اہمیت ہوگی: سوچنے، تجزیہ کرنے، مسئلہ حل کرنے، گفتگو کرنے، تخلیق کرنے اور عملی طور پر کام کرنے کی صلاحیت کو۔ یہ تبدیلی استاد کے کردار کو مزید اہم بنا دے گی۔

انسانی اقدار پہلے سے زیادہ اہم ہوں گی: جتنا زیادہ دنیا مشینی ہوتی جائے گی اتنا ہی انسانیت کی اہمیت بڑھتی جائے گی۔ اگر مشینیں حساب کریں گی تو انسان کو احساس پیدا کرنا ہوگا۔ اگر مشینیں معلومات دیں گی تو انسان کو حکمت پیدا کرنا ہوگی۔ اور اگر اے آئی ذہانت فراہم کرے گی تو استاد کو دانائی پیدا کرنی ہوگی۔

اُستاد مستقبل کا قطب نُما ہوگا: مصنوعی ذہانت معلومات کا ایک بہت بڑا سمندر ہے مگر سمندر میں سفر کے لیے صرف پانی کافی نہیں ہوتا، سمت بھی ضروری ہوتی ہے۔ اے آئی معلومات کا سمندر ہے، استاد سمت کا قطب نُما۔ طالب علم کے سامنے مستقبل کے بے شمار راستے ہوں گے۔ استاد اسے یہ سمجھانے میں مدد دے گا کہ کون سا راستہ اس کی صلاحیت، شخصیت، اقدار اور مقصد زندگی کے مطابق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اے آئی دَور میں استاد کی ضرورت ختم نہیں ہوگی بلکہ اچھے استاد کی ضرورت مزید بڑھ جائے گی۔

اُستاد کی نئی تعریف: مصنوعی ذہانت کے دَور میں شاید استاد کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے: "استاد وہ شخص نہیں جو طالب علم کو ہر سوال کا جواب دے، بلکہ وہ شخص ہے جو طالب علم کو زندگی کے صحیح سوالات پوچھنا سکھائے۔" وہ طالب علم کو صرف روزگار کے لیے تیار نہ کرے بلکہ زندگی کے لیے تیار کرے۔ وہ صرف کامیاب انسان نہیں بلکہ اچھا انسان بنانے کی کوشش کرے۔

نتیجہ: مصنوعی ذہانت تعلیم کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب ہے۔ اس انقلاب کو روکنا ممکن ہے اور نہ ضروری۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسے سمجھیں، اس کے فوائد حاصل کریں اور اس کے خطرات سے اپنے طلبہ کو محفوظ رکھیں۔ استاد کے لیے مستقبل کا راستہ ختم نہیں ہوا بلکہ ایک نیا راستہ کھلا ہے۔ اصل کامیابی یہ نہیں کہ ہم اے آئی کو کلاس روم میں لے آئیں، اصل کامیابی اس میں ہے کہ ہم اُسے صحیح تعلیمی مقصد کے لیے استعمال کرنا سیکھیں۔ ایک بہترین تعلیمی کلاس روم وہ نہیں ہوگا جہاں اے آئی اُستاد کی جگہ لے بلکہ وہ ہوگا جہاں کتاب طالب علم کو کسی موضوع یا مضمون کی گہرائی دے، اے آئی اُسے نئے امکانات سے متعارف کرائے اور اُستاد اُس کی سوچ بلکہ منتشر خیالی کو بھی صحیح سمت عطا کرے۔

آخری بات: اے آئی شاید بہترین معلومات فراہم کرنے والا معاون بن جائے، لیکن بہترین انسان بنانے والا استاد ہی رہے گا۔ اور آنے والے دَور کا سب سے کامیاب استاد وہ نہیں ہوگا جو اے آئی سے مقابلہ کرے گا، بلکہ وہ ہوگا جو اے آئی کو اپنا معاون بنا کر اپنی انسانیت اپنی بصیرت اور اپنی تدریسی صلاحیت کو مزید مضبوط کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

'میرا زندہ بچنا ایک معجزہ ہے': ایف 15 طیارہ گرنے کے بعد امریکی پائلٹ نے ایران میں 50 گھنٹے کیسے گزارے؟

میکس میٹزا

'میں نے ایک لمحے کے لیے اُوپر دیکھا اور محسوس کیا کہ کوئی پیراشوٹ نہیں تھا۔ یہ میری زندگی کا سب سے خوفناک منظر تھا۔ آزادانہ طور پر نیچے گرتے ہوئے میں نے اُلجھے ہوئے پیراشوٹ کو کھولنے کی کوشش کی۔' یہ الفاظ امریکی فضائیہ کے ایک اہلکار کے جو اس امریکی ایف-15 طیارے میں سوار تھے جسے اپریل میں جنگ کے دوران جنوبی ایران کے اُوپر مار گرایا گیا تھا۔ امریکی پائلٹ کا اصل نام ظاہر نہیں کیا گیا اور انھیں 'براوو' سے مخاطب کیا گیا ہے۔ طیارہ گرنے کے بعد عملے کے ایک رُکن کو کچھ ہی دیر میں ریسکیو کر لیا گیا تھا۔ تاہم ایک دوسرے اہلکار کو لگ بھگ 50 گھنٹوں بعد شدید زخمی حالت میں ایرانی سرزمین سے 'ایک مشکل آپریشن' کے ذریعے ریسکیو کیا گیا تھا۔ ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے یہ طیارہ مار گرانے کا دعویٰ کیا تھا جس کے بعد امریکہ اور ایران کے درمیان یہ دوڑ شروع ہو گئی تھی کہ لاپتہ ہونے والے امریکی فضائیہ کے اہلکار تک پہلے کون پہنچتا ہے۔ ایرانی حکام نے اہلکار کی تلاش میں مدد دینے کے لیے شہریوں کے لیے 66 ہزار ڈالرز انعامی رقم کا بھی اعلان کیا تھا۔ امریکی صدر ٹرمپ کے مطابق اس ریسکیو مشن میں 155 طیاروں نے حصہ لیا، جن میں چار بمبار، 64 فائٹر جیٹس، 48 ری فیولنگ ٹینکرز، 13 ریسکیو طیارے اور دیگر شامل تھے۔ امریکہ میں بی بی سی کے پارٹنر ادارے سی بی ایس نیوز کے پروگرام 'سکسٹی منٹس' کے انٹرویو میں اہلکار کے اصل نام کے بجائے اُنھیں 'براوو' کہا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے اہلکار 'ایلفا' نے سی بی ایس نیوز کو انٹرویو نہیں دیا۔ براوو نے اس واقعے کے لگ بھگ پانچ ماہ بعد شدید زخمی حالت میں جنوبی ایران کے دُشوار گزار پہاڑی سلسلے پر گزرنے والے 50 گھنٹوں کی تفصیلات بتائی ہیں۔ براوو نے بتایا کہ میزائل لگنے کے بعد اُنھوں نے پائلٹ کے ہمراہ طیارے کو بچانے کی کوشش کی لیکن ایک موقع پر ہمیں اندازہ ہو گیا کہ اب مزید پرواز جاری نہیں رکھی جا سکتی جس کے بعد ایجیکٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ براوو کا کہنا تھا کہ 'میں اس رفتار پر توجہ مرکوز نہیں کیے ہوئے تھا جس سے میں نیچے گر رہا تھا۔ اس کے بجائے میری توجہ اپنے سامنے موجود مسائل کو درست کرنے پر تھی اور میں پیراشوٹ کے ٹکڑوں کو کھولنے یا انھیں الگ کرنے کے لیے جو کچھ بھی کر سکتا تھا، کر رہا تھا۔' اُنھوں نے اپنی جان بچ جانے کو 'ایک معجزہ' قرار دیا، کیونکہ زمین پر زیادہ رفتار سے گرنے سے اُن کی کمر، کندھا اور بازو ٹوٹ گئے تھے۔ ان کا ٹخنہ بھی مڑ گیا جبکہ سر اور چہرے پر زخم آئے اور خون بہا۔ اس حالت کے باوجود براوو نے اس مقام سے نکل گئے۔ امریکی فوجی ماہرین کے مطابق جس رفتار سے وہ زمین سے ٹکرائے، وہ تقریباً 70 سے 100 میل فی گھنٹہ (113 سے 161 کلومیٹر فی گھنٹہ) کے درمیان تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ 'ہمیں تربیت دی جاتی ہے کہ حالات سے مطابقت پیدا کریں اور مشکلات پر قابو پائیں۔ زخمی ہونے کے باوجود میں جتنی تیزی سے ممکن تھا، لینڈنگ کے مقام سے دور ہو گیا۔' امریکی فضائیہ کے دوسرے اہلکار، جن کی شناخت 'ایلفا' کے نام سے کی گئی ہے، نے سی بی ایس کو انٹرویو دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تباہ شدہ طیارے سے نکلنے والے دونوں اہلکار ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے اور امریکی سپیشل فورسز کی جانب سے ریسکیو کے انتظار کے دوران انھیں ایرانی افواج سے بچ کر رہنا پڑا۔ سی بی ایس نیوز کے مطابق تین کروڑ ڈالر مالیت کے دو نشستوں والے ایف-15 ای طیارے کو کندھے سے داغے جانے والے ایک میزائل کے ذریعے گرایا گیا جس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ ڈالر ہے۔ براوو نے کہا کہ اپنی چوٹوں کے باوجود وہ ایرانی افواج کے خوف میں پیدل چلتے رہے اور چڑھائی کرتے ہوئے ایک بلند پہاڑی چوٹی تک پہنچ گئے۔ اُنھوں نے کہا کہ 'میں نہیں چاہتا تھا کہ میں حوصلہ چھوڑ دوں اور پھر مجھے ایران کی ٹیلی ویژن سکرینز پر آنا پڑے۔' براوو نے کہا کہ عملے نے ابتدا میں طیارے کو بچانے کی کوشش کی لیکن جلد واضح ہو گیا کہ پرواز جاری رکھنا ممکن نہیں۔ تیز ہواؤں نے لینڈنگ کے دوران دونوں افراد کو ایک دوسرے سے دور کر دیا۔ وہ ایک دوسرے سے لگ بھگ آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر زمین پر اترے۔ براوو کا پیراشوٹ میزائل کی زد میں آنے کے دوران خراب ہو گیا تھا۔ امریکی وزیرِ دفاع پیٹ ہیگستھ نے کہا کہ 'ایلفا' کو چند گھنٹوں کے اندر ایک ایسے آپریشن میں بچا لیا گیا جس میں شدید لڑائی شامل تھی۔ ہیگستھ نے کہا کہ ایرانی سرزمین پر اُترتے ہوئے بھی شدید فائرنگ کا تبادلہ ہو رہا تھا اور وہاں سے نکلتے ہوئے بھی، لیکن ایلفا کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے ایڈمرل بریڈ کوپر نے کہا تھا کہ ایک موقع پر ایران کے اندر زمین پر 90 سے زائد امریکی فوجی اہلکار موجود تھے۔ اُن کا کہنا تھا کہ 46 برسوں میں یہ پہلی بار تھا کہ امریکی افواج ایران کے اندر کارروائی کر رہی تھیں۔

رات ہونے پر براوو نے چھپنے کی جگہ تلاش کر لی اور ایک خفیہ پیغام بھیجنے میں کامیاب ہوا: 'میں زخمی ہوں، حرکت کر رہا ہوں۔' ایک اور پیغام میں اُنھوں نے لکھا کہ 'خدا مہربان ہے۔' ہیگستھ نے کہا کہ ان پیغامات سے معلوم ہوا کہ 'براوو زندہ ہے اور حرکت کر رہا ہے۔' امریکی حکام نے ابتدا میں اسی رات آپریشن کرنے کے امکان پر غور کیا، لیکن ہیگستھ کے مطابق حالات اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اُنھوں نے کہا کہ وائٹ ہاؤس کے سچویشن روم میں فیصلہ کیا گیا کہ آپریشن 24 گھنٹے کے لیے مؤخر کر دیا جائے۔ 'یہ ایک انتہائی مشکل فیصلہ تھا، اس کا مطلب تھا کہ براوو کو تقریباً مزید 24 گھنٹے وہاں رہنا پڑے گا۔' براوو نے سردی، بہت کم پانی اور تقریباً بغیر خوراک کے مزید ایک دن اور رات گزار دی۔ سی بی ایس کے مطابق امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے نے ایرانی فورسز کو گمراہ کرنے کے لیے ایک دھوکے کی کارروائی کی۔ جھوٹی معلومات پھیلائی گئیں کہ براوو افغانستان کی سرحد، بحیرۂ کیسپین یا جنوبی ایران کی طرف جا رہا ہے۔ اسی دوران ایک خفیہ ٹیکنالوجی کے ذریعے ان کا درست مقام معلوم کیا گیا۔ ریسکیو ٹیم کے داخل ہونے سے پہلے امریکی بمبار طیاروں اور ڈرونز نے علاقے کے قریب پاسدارانِ انقلاب کی پوزیشنوں کو نشانہ بنایا۔ سی بی ایس نے رپورٹ کیا کہ تقریباً 50 گھنٹے طویل اس آپریشن میں امریکی افواج نے 339 ہتھیار استعمال کیے۔ دوسرے آپریشن میں 150 سے زیادہ فضائی پلیٹ فارمز شریک تھے۔ اعلان کردہ ترکیب میں 64 جنگی طیارے، چار بمبار، 48 فضائی ایندھن بھرنے والے طیارے، 13 ریسکیو طیارے اور 26 انٹیلی جنس اور الیکٹرانک مداخلت کے طیارے شامل تھے۔ ایڈمرل کوپر نے کہا کہ آپریشن کے زمینی مرحلے میں تقریباً 92 امریکی فوجی موجود تھے، کئی سو اہلکار فضا میں سرگرم تھے اور تین سے پانچ ہزار افراد مختلف معاون کرداروں میں شریک تھے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر نے سی بی ایس کو بتایا کہ اس جنگی طیارے کا مشن 'ایران کے ڈرون اور میزائل پروگراموں سے متعلق صنعتی تنصیبات' پر حملہ کرنا تھا۔ اُنھوں نے زور دیا: 'اس مشن کا اصفہان کی جوہری تنصیبات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔' کوپر کے مطابق اس وقت تک امریکی افواج ایران کے خلاف جنگ میں تقریباً 13 ہزار فضائی مشن انجام دے چکی تھیں۔ براوو نے کہا کہ رات کی تاریکی میں اُنھوں نے خود کو ایک بلند وادی میں پایا جس کے دونوں طرف چٹانیں تھیں۔ اُنھوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ حرکت کرنے کے لیے محفوظ ترین راستہ بلندیوں کی طرف ہے اور فریکچر کے باوجود وہ تقریباً سات ہزار فٹ، یعنی دو ہزار ایک سو میٹر سے زیادہ اونچی ایک چوٹی کی جانب بڑھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اتنی چوٹوں کے باوجود وہ پہاڑ کیسے چڑھ گئے؟ تو اُنھوں نے جواب دیا کہ وہ ایرانی ٹیلی ویژن کے کیمروں کے سامنے پیش ہونے پر مجبور نہیں ہونا چاہتے تھے۔ سی بی ایس کے مطابق طیارہ گرنے کے بعد ایران کے ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں دونوں امریکی فوجیوں کی تلاش کے لیے انعام مقرر کیا گیا تھا اور مسلح افراد کی علاقے میں تلاش کی ویڈیوز نشر کی گئیں۔ امریکی فوجی حکام کا دعویٰ ہے کہ تقریباً 1500 ایرانی اہلکار براوو کی تلاش میں ان کے مقام سے 10 میل کے دائرے میں موجود تھے اور ایک مرحلے پر ان کے چھپنے کی جگہ سے چند سو میٹر تک پہنچ گئے تھے۔ ان اعداد و شمار کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔ امریکی جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے سربراہ جنرل ڈین کین نے کہا کہ گرفتار امریکی فوجیوں کو تہران میں عوام کے سامنے پیش کیے جانے کا خطرہ امریکی کمانڈروں کی بڑی تشویشوں میں شامل تھا۔ حادثے کے تقریباً چھ گھنٹے بعد امریکی افواج نے پائلٹ ایلفا کا مقام معلوم کر لیا تھا اور ریسکیو آپریشن شروع کر دیا گیا تھا۔ سی بی ایس کی رپورٹ کے مطابق اس مرحلے میں 21 امریکی طیارے ایرانی فضائی حدود میں داخل ہوئے، جن میں 12 جنگی طیارے، چار الیکٹرانک وار فیئر طیارے اور پانچ ریسکیو طیارے شامل تھے۔ ایلفا کو نکالنے کے لیے دو ہیلی کاپٹر علاقے میں گئے اور ان پر فائرنگ کی گئی۔ ایک ایچ ایچ-60 ہیلی کاپٹر ہلکے ہتھیاروں کی فائرنگ کی زد میں آیا اور اس کے کئی عملے کے ارکان زخمی ہوئے، لیکن وہ محفوظ علاقے تک واپس پہنچ گیا۔ ایک اے-10 حملہ آور طیارے کو بھی نقصان پہنچا اور اس کے پائلٹ کو خلیج فارس کے اوپر ایجیکٹ کرنا پڑا۔ اسے بھی بچا لیا گیا۔ امریکی افواج نے اسی آپریشن میں براوو کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہیں اور واپس لوٹ آئیں۔

پینٹاگون نے کم از کم چار ریسکیو منصوبوں کا جائزہ لیا تھا لیکن آخرکار دو خصوصی ایم سی-130 ٹرانسپورٹ طیارے ایک عارضی رن وے پر، زرعی زمین میں، براوو کے مقام سے تقریباً 10 میل یا 16 کلومیٹر دور اترے۔ چار ایم ایچ-6 'لٹل برڈ' ہیلی کاپٹر ان طیاروں کے اندر الگ الگ حصوں میں لے جائے گئے تھے۔ فورسز نے تقریباً 15 منٹ میں ہیلی کاپٹروں کو دوبارہ جوڑ لیا۔ عارضی رن وے سے براوو کے چھپنے والے پہاڑی سلسلے تک پرواز تقریباً سات منٹ کی تھی۔ سی بی ایس کے مطابق خصوصی فورسز رن وے کی حفاظت کر رہی تھیں جبکہ فضائیہ کے جنگی ریسکیو اہلکار، جنھیں 'پی جے' کہا جاتا ہے، براوو کی طرف روانہ ہوئے۔ براوو نے ان کی آمد کو 'اپنی زندگی کے عظیم ترین لمحات میں سے ایک' قرار دیا۔ براوو نے ریسکیو ٹیم کے ساتھ ہونے والی گفتگو کی تفصیلات بتانے سے انکار کیا، لیکن کہا کہ اس کا پہلا جملہ مختصر تھا کہ 'چلیں'۔ لیکن براوو کو وہاں سے نکالنے کا مرحلہ بھی آسان نہیں تھا۔ دونوں ایم سی-130 طیاروں کے پہیے نرم مٹی میں دھنس گئے اور وہ اڑان بھرنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ اس وقت براوو سمیت 90 سے زیادہ امریکی فوجیوں کو ایران سے نکالنا ضروری تھا۔ پینٹاگون نے متبادل منصوبہ نافذ کیا اور نسبتاً ہلکے ٹرانسپورٹ طیاروں کے ذریعے انھیں علاقے سے باہر نکال لیا۔ امریکہ نے دونوں زمین گیر ایم سی-130 اور چار لٹل برڈ ہیلی کاپٹر موقع پر چھوڑ دیے اور بعد میں بمباری کر کے انھیں تباہ کر دیا تاکہ ان کی ٹیکنالوجی اور ساز و سامان ایران کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ آخرکار براوو جنگی طیارے کے مار گرائے جانے کے تقریباً 50 گھنٹے بعد ایک محفوظ علاقے میں پہنچ گئے۔

(بی بی سی اردو)

فجر فائیو: سمندر تک بحری سرنگیں پہنچانے والا ایرانی راکٹ، جو آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کو مزید خطرناک بنا رہا ہے

امریکہ اور ایران کے درمیان فوجی کشیدگی کا ایک نیا دور تقریباً ایک ماہ کے وقفے کے بعد اس امریکی حملے سے شروع ہوا، جس میں ان لانچروں کو نشانہ بنایا گیا جن کے بارے میں امریکہ کا دعویٰ تھا کہ وہ ایک غیر روایتی طریقے سے بارودی سرنگیں بچھانے کی تیاری کر رہے تھے: یعنی آبنائے ہرمز کی جانب بحری بارودی سرنگیں لے جانے والے راکٹ فائر کر کے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے 30 اگست کو اعلان کیا کہ اس نے آبنائے ہرمز کے قریب واقع جزیرۂ لارک پر پاسدارانِ انقلاب کے دو لانچروں کو نشانہ بنایا ہے۔ سینٹکام کے ترجمان ٹم ہاکنز کا کہنا تھا کہ پاسداران انقلاب کے اہلکاروں کو آبنائے ہرمز میں 'بحری بارودی سرنگوں سے لیس راکٹ' فائر کرنے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ اس کے جواب میں ایران نے اردن میں ایک امریکی فوجی اڈے کو میزائلوں سے نشانہ بنایا، جس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان فائرنگ اور جوابی حملوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ امریکی مؤقف کے مطابق جزیرۂ لارک پر موجود ان لانچروں کا مقصد کشتیوں یا بارودی سرنگیں بچھانے والے جہاز استعمال کیے بغیر خشکی سے آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگیں پہنچانا تھا۔ پاسدارانِ انقلاب اس نوعیت کے نظام کا ایک ماڈل اس سے قبل ایک فوجی مشق میں پیش کر چکی تھی۔ تاہم جزیرۂ لارک پر حملے کے بعد بارودی سرنگیں بچھانے کا یہ نظام دونوں ممالک کے درمیان براہِ راست تنازع کا موضوع بن گیا۔ یہ حملہ امریکی سینٹرل کمانڈ کی جانب سے اس اعلان کے صرف دو دن بعد کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ آبنائے ہرمز میں بین الاقوامی گزرگاہوں میں بچھائی گئی بارودی سرنگوں کو صاف کر دیا گیا ہے۔ فنانشل ٹائمز نے حال ہی میں رپورٹ کیا تھا کہ بارودی سرنگوں کی صفائی کا آپریشن چار ماہ تک جاری رہا اور اس کا بیشتر حصہ رات کے وقت انجام دیا گیا۔ اس کارروائی میں امریکی بحریہ کے غوطہ خوروں کے ساتھ ساتھ روبوٹک کشتیوں اور بغیر پائلٹ زیرِ آب گاڑیوں کا بھی استعمال کیا گیا۔ انٹرنیشنل میری ٹائم آرگنائزیشن (آئی ایم او) نے جون میں تخمینہ لگایا تھا کہ آبنائے ہرمز میں تقریباً 80 بارودی سرنگیں موجود تھیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اگست کے آخر میں کہا تھا کہ بین الاقوامی آبی راستوں میں موجود تمام بارودی سرنگیں صاف کر دی گئی ہیں یا انہیں ناکارہ بنا دیا گیا ہے، تاہم بحری انٹیلی جنس ادارے اب بھی تیرتی ہوئی یا غیر رجسٹرڈ بارودی سرنگوں کے امکان سے خبردار کر رہے ہیں۔ رینڈ کارپوریشن کے سینئر انجینئر اور بحری بارودی سرنگوں کے ماہر سکاٹ ساوٹز نے بی بی سی فارسی کو بتایا کہ بارودی سرنگیں بچھانے کے لیے ان کے خاتمے کے مقابلے میں کہیں کم وسائل درکار ہوتے ہیں اور یہ عمل کئی گنا زیادہ تیز ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا 'بارودی سرنگیں بچھانے میں چند گھنٹے لگ سکتے ہیں، جبکہ انھیں صاف کرنے میں کئی دن یا کئی ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔' راکٹ کے ذریعے بحری بارودی سرنگیں بھیجنے کا نظام پہلی مرتبہ جنوری 2025 میں پاسدارانِ انقلاب کی بحریہ کی مشق 'پیغمبرِ اعظم 19' سامنے آیا تھا۔ اس مشق کی کوریج کرنے والے ایرانی ذرائع ابلاغ نے ایسی ویڈیوز جاری کی تھیں، جن میں ایک ٹرک پر نصب لانچر سے متعدد راکٹ فائر کرتے ہوئے دکھائے گئے تھے۔ بعد ازاں ویڈیو میں پانی کی سطح پر تیرتی ہوئی مخروطی شکل کی اشیا دکھائی گئیں، جنہیں بحری بارودی سرنگیں قرار دیا گیا تھا۔ ڈیفنس پریس نیوز ایجنسی نے اس مشق کے بارے میں رپورٹ کیا تھا کہ بارودی سرنگوں کو 'فجر-فائیو راکٹوں سے مشابہ ایک چیمبر میں رکھا گیا اور ساحل سے ایک لانچر کے ذریعے سمندر کی جانب فائر کیا گیا۔' مسلح افواج کے جنرل سٹاف سے وابستہ اس ادارے نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس طریقۂ کار کے ذریعے ایک گھنٹے کے اندر سمندر میں 'سینکڑوں بارودی سرنگیں' پہنچائی جا سکتی ہیں۔ اس مشق کی ویڈیو میں راکٹ فائر کیے جانے اور پانی پر تیرتی اشیا کے مناظر دکھائے گئے، لیکن راکٹ سے چیمبر کی علیحدگی اور بارودی سرنگ کے پانی میں داخل ہونے کے عمل کو واضح طور پر نہیں دکھایا گیا۔ اس وقت ڈیفنس پریس کی ویب سائٹ نے لکھا تھا کہ 'پاسدارانِ انقلاب کی بحریہ کی نئی بارودی سرنگ دیگر بحری بارودی سرنگوں کے مقابلے میں مختلف صلاحیتوں کی حامل ہے، جنہیں کمانڈروں نے خفیہ رکھا ہے۔' امریکی سینٹرل کمانڈ نے جزیرۂ لارک پر حملے کی وضاحت کرتے ہوئے استعمال ہونے والے لانچر کی نوعیت نہیں بتائی۔ سینٹکام کے ترجمان ٹم ہاکنز نے صرف اتنا کہا کہ پاسداران انقلاب کے اہلکاروں کو 'بحری بارودی سرنگیں لے جانے والے راکٹ' فائر کرنے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ فجر-فائیو راکٹ کا نام اس وقت خبروں کا حصہ بنا جب اس کا موازنہ ایران میں گذشتہ برس ایک فوجی مشق کے دوران دکھائے گئے بارودی سرنگ بچھانے کے نظام سے کیا گیا۔ فجر-فائیو اس سلسلے کا پہلا راکٹ نہیں ہے بلکہ اس کے دیگر ڈیزائن ماضی میں بھی منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔

(بی بی سی اردو)

پروفیسر فاطمہ پروین کا ادبی خواتین میں نمایاں مقام، اردو زبان کے لیے عالمگیر مثالی خدمات

پروفیسر حمیرہ سعید کی کتاب ’بلبل دکن‘ کی رسم اجرا۔ پروفیسر مظفر علی شہہ میری، پروفیسر ایس۔ اے شکور، علامہ اعجاز فرخ کا خطاب

حیدرآباد ۔14 ستمبر (پریس نوٹ) حیدرآباد دکن کی تاریخ میں پروفیسر فاطمہ پروین کا نام نمایاں ہے اور نمایاں رہے گا سینکڑوں افراد کی شخصیت سازی میں انہوں نے جو نمایاں رول انجام دیا ہے وہ ناقابل فراموش ہے وہ باحوصلہ اور ذہین استاد ہی نہیں بلکہ اپنے عہد کی قابل ترین شخصیت رہی ہیں فاطمہ پروین کی شخصیت حیدرآباد دکن کے انمول ہیرے جیسی تھی وہ بہترین استاد، بہترین سپروائزر، ملنسار، خوش اخلاق، بامروت خاتون تھیں ان کی شہرت میں فن خطابت کا پہلو نہایت نمایاں تھا ہمیں یہ بات یاد رکھنی ہوگی کہ فن خطابت بچوں کا کھیل نہیں ہے فن خطابت میں محترمہ فاطمہ پروین کو اولین حیثیت حاصل رہی ہے ۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز دانشوران علم و اردو ادب نے پروفیسر حمیرہ سعید کی حیات و خدمات پر مرتب کردہ کتاب ’’بلبل دکن پروفیسر فاطمہ پروین‘ ‘ (مضامین و مقالات) کی رسم اجرا کے موقع پر میڈیا پلس آڈیٹوریم گن فاؤنڈری حیدرآباد میں کیا جس کا اہتمام میڈیا پلس فاؤنڈیشن اور انجمن ریختہ گویان حیدرآباد کی جانب سے کیا گیا تھا تقریب کی صدارت پروفیسر مظفر علی شہہ میری سابق وائس چانسلر ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی کرنول نے کی اور اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ پروفیسر فاطمہ پروین کی یہ کتاب اوراق کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مخلص شاگرد حمیرہ سعید کی کاوشوں اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے پروفیسر شہہ میری نے پروفیسر فاطمہ پروین سے اپنی دیرینہ ادبی رفاقت کا تذکرہ اور ادبی اسفار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دکنی زبان سے انہیں بے انتہا عشق تھا ادبی ذوق کے ساتھ ساتھ ایک خاص بات یہ محسوس کی گئی کہ وہ کبھی بھی خدا کی یاد سے غافل نہ تھیں مذہبی مقامات سے بھی انہیں کافی عقیدت رہی انہوں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں شاگرد چھوڑے ہیں جو ہندوستان ہی نہیں دنیا بھر کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں انہوں نے کتاب مرتب کرنے پر پروفیسر حمیرہ سعید کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے ڈاکٹر جاوید کمال اور ڈاکٹر فاضل حسین پرویز کو بھی مبارکباد پیش کی علامہ اعجاز فرخ کے ہاتھوں اس کتاب کی رسم اجرا عمل میں آئی بعد ازاں انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ الفاظ کا استعمال اور ان کو ترتیب کے ساتھ برتنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں لفظوں کے بھی خاندان ’قبیلے‘ فکری رشتہ سب کچھ ہوتا ہے ان سب سے پروفیسر فاطمہ پروین بہت اچھے انداز میں واقف تھیں خطابت کے فن میں انہیں خصوصی ملکہ حاصل تھا ان کے ظاہر و باطن میں یکسانیت تھی انہوں نے کہا کہ حمیرہ سعید استانی ہوگئی ہیں ان کو اس بہترین کتاب کے لکھنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ تقریر اور تحریر میں بہت بڑا فرق ہے تقریر کرنا آسان ہے، تحریر کرنا بہت مشکل ہے حمیرہ نے کتاب تحریر کر کے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے انہوں نے پروفیسر فاطمہ پروین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج بھی ان کی آواز کانوں میں گونجتی ہے میں ان کے تمام متعلقین کو ڈھیر ساری دعائیں دیتا ہوں پروفیسر ایس اے شکور ڈائریکٹر دائرۃ المعارف عثمانیہ یونیورسٹی نے کہا کہ استاد کی پہچان اس کے شاگرد سے ہوتی ہے حمیرہ سعید نے اپنے استاد کی قدر و منزلت کو ان کی زندگی کے بعد بھی باقی رکھا اور بہترین کتاب ترتیب دیتے ہوئے عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے پروفیسر سید فضل اللہ مکرم نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کرونا کی وبا نے ہم سے ہمارے بہت سے دوست احباب کو چھین لیا ان میں ایک پروفیسر فاطمہ پروین بھی ہیں وہ ایک ماہ علیل رہی اور پھر دنیا سے چلی گئیں ان کے انتقال سے اردو دنیا سوگوار ہوگئی اور اب یہ دنیا ایسی مخلص اور بے غرض شخصیتوں سے محروم ہوتی جا رہی ہے پروفیسر فاطمہ بیگم ایک بہترین مقرر تھیں ۔ پروفیسر آمنہ تحسین نے کہا کہ بلبل دکن پروفیسر فاطمہ پروین کی شخصیت، اوصاف، استادانہ مہارت سے وہ بے حد متاثر ہوئی ہیں اور ان سے جب میرا تعلق قائم ہوا تو ایک ماں جیسا تعلق قائم ہوگیا وہ نہیں رہی لیکن ان کی خوشگوار یادیں ہمارے ساتھ اب بھی باقی و برقرار ہیں انہوں نے حمیرہ سعید کو ان کی تصنیف پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ پروفیسر فاطمہ پروین باحوصلہ و ذہین ہی نہیں بلکہ ایک ممتاز و معروف اور دلنواز شخصیت کی مالکہ رہی ہیں ۔تقریب کی کاروائی ڈاکٹر جاوید کمال نے چلائی ڈاکٹر فاضل حسین پرویز چیف ایڈیٹر ہفت روزہ گواہ نے اپنے تبصرہ میں پروفیسر فاطمہ پروین کو پراثر خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ایسی ادبی اور مخلص شخصیات کا دنیا سے گزر جانا اردو والوں کے لیے عظیم سانحہ سے کم نہیں ڈاکٹر گل رعنا نے بھی کتاب پر سیر حاصل تبصرہ پیش کیا اور ڈاکٹر عطیہ مجیب عارفی ڈاکٹر محمد انور الدین نے بھی پروفیسر فاطمہ پروین کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ ابتدا میں پروفیسر فاطمہ پروین پر ایک ڈاکیومنٹری بھی انجینئر سید خالد شہباز نے پیش کی پروفیسر فاطمہ پروین کی دختر ثمیرہ نوشین نے بھی اس موقع پر اپنے خطاب میں اپنی والدہ محترمہ مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ان کے والدہ میں صبر و تحمل بہت تھا جس کو لفظوں میں میں بیان کرنا مشکل ہے انہوں نے کہا کہ پروفیسر فاطمہ پروین جس طرح سے اپنے شاگردوں اور دیگر ادبی احباب سے خندہ پیشانی سے ملاقات کیا کرتی تھیں اسی طرح گھر والوں سے بھی ان کا رویہ بے حد مشفقانہ تھا اس موقع پر خانوادہ پروفیسر فاطمہ پروین کے ارکان کے علاوہ جناب احمد مدثر المعروف ڈاکٹر آصف، محترمہ شہناز صدیقہ، جناب محمد شجیع الدین، ماسٹر محمد افنان الدین، ماسٹر محمد زیان، الدین ماسٹر محمد زہیر الدین پروفیسر مصطفی علی سروری مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، محترمہ بدر سلطانہ مانو، محترمہ ریحانہ ریسرچ اسکالر، جناب عبدالغنی سنسکرت اسکالر، ڈاکٹر فریدہ بیگم، جناب سید ظہور الدین چیئرمین سکندرآباد کو آپریٹو بینک، ممتاز و معروف سینئر صحافی جناب جے ایس افتخار اور جناب کے این واصل، جناب ابو مسعود عبدالغنی ریٹائرڈ تحصیلدار محبوب نگر، جناب لطیف الدین لطیف ڈاکٹر ناظم علی، ڈاکٹر معین امر بمبو، ڈاکٹر عتیق اقبال، جناب افضل خان، ممتاز ماہر تعلیم جناب محمد حسام الدین ریاض، ڈاکٹر محمد عبدالرشید جنید، مجاہد محی الدین، عبدالرحمن پاشاہ، ممتاز و معروف ادیبہ محترمہ نفیسہ خان (ناگر جنا ساگر) ممتاز افسانہ نگار محترمہ ناہید طاہر، ڈاکٹر عتیق فاطمہ، ڈاکٹر ثمینہ بیگم، محترمہ آمنہ سحر، محترمہ الزبتھ کورین مونا، ڈاکٹر غوثیہ بانو، حفیظ حکیم، محترمہ نشاط محترمہ مجیب النساء، جناب مظفر احمد کے علاوہ ادیبوں اور شعرا و دیگر معززین کی کثیر تعداد موجود تھی ایگزیکٹیو ایڈیٹر ہفت روزہ گواہ انجینئر سید خالد شہباز کے شکریہ پر اس بارونق ادبی محفل کا اختتام عمل میں آیا۔

جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کے زیر اہتمام مالیگاؤں میں ضلعی دینی تعلیمی بیداری کانفرنس کامیابی سے ہمکنار

بچوں کے ساتھ بڑوں اور خواتین میں بھی دینی بیداری پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے: مفتی محمد روشن شاہ قاسمی

مالیگاؤں : 14 ستمبر 2026 (پریس ریلیز) آج یہاں جمعیۃ علماء سلیمانی چوک کے زیر اہتمام مالیگاؤں قدوائی روڈ حج ٹریننگ سینٹر شہر مالیگاؤں میں ضلعی سطح پر دینی تعلیمی بیداری کانفرنس بصدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوئی، کانفرنس کا آغاز قاری شہزاد کفلیتوی کی مسحور کن تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام سے ہوا، کانفرنس میں بڑی تعداد میں جمعیۃ علماء کے عہدے داران و اراکین، معلمین مکاتب، ائمہ مساجد اور شرکاء بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا ندیم صدیقی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت باطل تحریکیں شکیلیت قادیانیت کے علاوہ پورے ملک میں باطل طاقتیں منظم پلاننگ اور منصوبہ بند طریقے سے مسلمان اور اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہیں، ایسے حالات میں بچوں کی دینی تربیت ایک اضافی کام نہیں بلکہ، ان کے ایمان عقیدہ اور اسلامی شناخت کے تحفظ کی بنیادی ضرورت ہے مکاتب قرآنیہ کو ہر شہر قصبہ دیہات میں قائم کرنا ہے اور یہ کام تحریک بنا کر

کرنا ہے اسوقت پورے ملک میں یہ مہم جاری ہے شرکاء اجلاس نے جمعیۃ علماء کی جانب سے جاری دینی تعلیمی بیداری کیلئے اس مہم میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ مہمان خصوصی نائب امیر شریعت مفتی محمد روشن قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) نے فکر انگیز خطاب کرتے ہوئے موجودہ حالات میں دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی زمانہ جہالت میں درآئی برائیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ تعلیم اور علم کی وجہ لوگ*تاریکی سے روشنی کی طرف آگئے بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں اور خواتین میں بھی دینی بیداری پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے مزید کہا کہ اگر مکتب مضبوط ہوگا تو ہماری نسل مضبوط ہوگی بچوں کی دین سے محبت قرآن سے وابستگی عبادات میں پابندی اور اچھے اخلاق پیدا کرنا بھی تعلیم کا بنیادی حصہ ہے۔ قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے مکاتب دینیہ کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مکاتب ہماری نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ بچوں کو قرآن کریم، نماز، عقائد اور ضروری دینی مسائل کی تعلیم ابتدائی عمر ہی سے دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس تربیتی نشست سے مکتبہ محمدیہ آکولہ کے ناظم مولانا نصیر الدین اشاعتی صاحب نے مکاتب کے نظام تعلیم معلمین کی ذمہ داریاں طلبہ کی دینی و اخلاقی تربیت اور تدریس کا مؤثر طریقہ کار پر اہم اور مفید نکات پیش کیے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مکتب محض قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ بچوں کے ایمان عقیدہ عبادات اخلاق اور اسلامی کردار کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔ اسی طرح آغاز میں مولانا آصف شعبان اور حافظ انیس اظہر ملی صاحبان نے بھی دینی تعلیم پر بھرپور روشنی ڈالی اس تربیتی نشست میں ضلع ناسک کے تعلقہ دیہاتوں میں سٹانہ سنر سڈکو ناسک امبڑ ناسک ناندگاؤں، منماڑ ایولہ کوپر گاؤں ارنڈ گاؤں سرے گاؤں دھولیہ سمیت شہر مالیگاؤں کے تمام بڑے بڑے مکاتب قرآنیہ کے نظماء عظام اور معلمین کرام کی کثیر تعداد شریک تھیں اس کانفرنس میں مفتی نعیم الرحمن مظاہری مولانا محمد ایوب قاسمی مولانا محمد انور مظاہری مولانا امتیاز اقبال قاری انیس فہمی مولانا امین الجبار ملی حافظ ساجد اشاعتی قاری ریحان فردوسی قاری حفیظ الرحمن شمسی غفران سیٹھ پوپٹ عبدالاحد اسعدی کے علاوہ ائمہ و علماء اور جمعیت علماء مالیگاؤں و ضلع ناسک کے کلیدی عہدیداران و کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے حافظ ندیم صدیقی صاحب کی دعاء پر مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

اقلیتوں کے مشترکہ پلیٹ فارم کی پہل کا ڈاکٹر عمار رضوی نے خیر مقدم کیا

آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے مکمل تعاون کا اعلان

لکھنو: ۱۴؍ستمبر (پریس ریلیز): اتر پردیش کے سابق قائم مقام وزیر اعلیٰ اور آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے مسلمانوں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کے رہنماؤں کی جانب سے اقلیتوں کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم قائم کرنے کی پہل کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ فیصلہ ہز ہولینس موسٹ ریورنڈ پیٹر مچاڈو، آرچ بشپ آف بنگلور، کی رہائش گاہ پر منعقدہ ایک اہم ملاقات کے دوران کیا گیا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ اتر پردیش میں آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے نام سے

ایک فورم 1987ء میں قائم کیا گیا تھا، جو اپنے قیام کے بعد سے ہی ہندوستان کے آئین کے تحت تسلیم شدہ تمام اقلیتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے مسلسل مخلصانہ کوششیں کر رہا ہے۔ فورم اقلیتوں کو درپیش مسائل کو ریاستی حکومت کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کے سامنے بھی پیش کرتا ہے اور ان کے جائز مسائل کے حل کے لیے مؤثر کوششیں کرتا ہے۔

انہوں نے ہز ہولینس بشپ پیٹر مچاڈو کی جانب سے اقلیتوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر لانے کے لیے کی جانے والی اس قابل تحسین پہل کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام اقلیتوں کے اتحاد، باہمی تعاون اور مشترکہ مسائل کو مؤثر انداز میں متعلقہ حکام تک پہنچانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے اس اہم مشن کے لیے آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ فورم ملک کی تمام اقلیتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے، ان کے آئینی حقوق کے تحفظ اور ان کے جائز مسائل کو ریاستی و مرکزی حکومتوں تک پہنچانے کے لیے اپنی مخلصانہ کوششیں آئندہ بھی جاری رکھے گا۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر و اشاعت کے سیکریٹری ابو شحمہ انصاری نے فراہم کی۔

بھارت اور چین اقتصادی و تجارتی خدشات کو ’مناسب طور پر حل کرنے‘ پر متفق

نئی دہلی۔ 14 ستمبر۔ ایم این این۔ وزیر تجارت پیوش گوئل نے پیر کو اپنے چینی ہم منصب وانگ وینتاؤ سے ملاقات کی، جس میں انہوں نے برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیراعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان طے پانے والے اہم اتفاق رائے پر عمل درآمد کرنے پر اتفاق کیا۔ بھارت میں چینی سفارت خانے کے ترجمان یو جنگ نے' ایکس ※ پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ ہفتے کے روز ہونے والی دوطرفہ ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے ”اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں باہمی طور پر فائدہ مند تعاون کو وسعت دینے، ایک دوسرے کے اقتصادی اور تجارتی خدشات کو متوازن انداز میں مناسب طور پر حل کرنے، اور دونوں ممالک کے کاروباری اداروں اور عوام کو بہتر فوائد پہنچانے“ پر اتفاق کیا تھا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان مخلصانہ اور گہرے خیالات کا تبادلہ ہوا اور اس اہم نکتے پر اتفاق پایا گیا کہ چین اور بھارت کو شراکت دار ہونا چاہیے۔ چینی سفارت خانے کے ترجمان شوفیہونگ کی جانب سے جاری کردہ ایک سابقہ بیان کے مطابق، صدر شی نے نشاندہی کی تھی کہ چین ہمیشہ بھارت کے ساتھ اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک اور طویل مدتی نقطہ نظر سے دیکھتا اور استوار کرتا ہے۔ چینی صدر نے کہا کہ بھارت اور چین کو ایک دوسرے کو حریف کے بجائے شراکت دار اور خطرے کے بجائے ترقی کے مواقع کے طور پر دیکھنا چاہیے، کیونکہ دونوں ممالک اپنے دوطرفہ تعلقات کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے تعلقات کے حوالے سے ”معروضی اور عقلی اسٹریٹجک سوچ“ اپنانے پر زور دیا اور کہا کہ دونوں فریقین کو ایک دوسرے کی خوبیوں سے استفادہ کرنا چاہیے، ایک دوسرے کی حمایت کرنی چاہیے اور مشترکہ ترقی کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ صدر شی نے کہا کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان ادارہ جاتی روابط بتدریج بحال ہوئے ہیں، جبکہ تعاون کے دائرہ کار میں وسعت آئی ہے اور دوطرفہ تجارت نئی بلندیوں پر پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے اس پیش رفت کو ” آسانی سے حاصل نہ ہونے والی“ کامیابی قرار دیا اور دونوں فریقین پر زور دیا کہ وہ موجودہ صورتحال کی قدر کریں۔ اقتصادی تعلقات کے حوالے سے، صدر شی نے اس بات پر زور دیا کہ ترقی دونوں ممالک کے درمیان ”سب سے بڑا مشترکہ عنصر“ بنی رہے، جس میں دوستانہ روابط اور باہمی طور پر فائدہ مند تعاون پر زیادہ توجہ دی جائے۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کے بارے میں عوامی تاثر کو بہتر بنانے کے لیے عوام کے درمیان روابط اور براہ راست پروازوں کو بڑھانے پر بھی زور دیا، جبکہ ساتھ ہی ایک دوسرے کے اقتصادی اور تجارتی خدشات کو متوازن انداز میں حل کرنے کی ضرورت پر بھی بات کی۔

سلیمان خطیب کا میوزیکل اسٹیج ڈرامہ ”کیوڑے کا بن“

حیدرآباد: ۱۴؍ستمبر (راست) سلیمان خطیب میموریل ایجوکیشنل اینڈ چیرٹیبل ٹرسٹ کے زیر اہتمام درپن تھیٹر کے اشتراک سے دکن کی ادبی و ثقافتی روایت کے عظیم ترجمان، ممتاز شاعر و ادیب سلیمان خطیب کے شہرۂ آفاق میوزیکل اسٹیج ڈرامہ کیوڑے کا بن کی پہلی پیشکش بنگلور میں 25 ستمبر 2026ء، بروز جمعہ، شام 7 بجے، پرسٹیج سینٹر فار پرفارمنگ آرٹس (PCPA) میں ہوگی۔ ڈرامہ میں دکنی زبان کی شیرینی، برجستہ مزاح، سماجی شعور اور تہذیبی روایات کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ معروف گلوکار رچا شرما، سادھنا سرگم، جسپندر نرولا، طلعت عزیز، جویندر سنگھ (بنٹی)، جاوید علی اور رئیس انیس صابری نے سلیمان خطیب کے منتخب کلام کو اپنی منفرد آوازوں میں ریکارڈ کیا ہے۔ پروڈیوسر خواجہ تمکین خطیب اور ایونٹ ہیڈ قطب محی الدین ہیں۔ ہدایت کاری علی احمد نے انجام دی ہے جبکہ اس کا اسکرپٹ نعیم جاوید نے تحریر کیا ہے۔ معروف موسیقار جمیل سنگھ مونی نے موسیقی ترتیب دی ہے۔ نشستیں محدود ہونے کے باعث اپنی ٹکٹیں پیشگی حاصل کرلیں۔ ٹکٹیں Book MyShow پر دستیاب ہیں، مزید معلومات اور ٹکٹوں کے حصول کے لیے 6301740154 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

’سیوا سنکلپ ابھیان‘ نہیں بلکہ ’میوا سنکلپ ابھیان‘ کی آخری قسط کے لیے امیت شاہ مہاراشٹر آئے ہیں: ہرش وردھن سپکال

کسانوں کی مکمل قرض معافی اور فی ہیکٹر 50 ہزار روپے معاوضے کا اعلان کیا جائے، ورنہ امیت شاہ کا دورۂ مہاراشٹر صرف بدعنوانی کی وصولی کا دورہ ثابت ہوگا، سنگھ کا ’لبرل‘ چہرہ نقلی، آئین سے محبت بھی مشکوک

ممبئی: ۱۴؍ستمبر (پریس ریلیز): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کا مہاراشٹر دورہ ’سیوا سنکلپ ابھیان‘ نہیں بلکہ ’میوا سنکلپ ابھیان‘ کی آخری قسط کی وصولی کے لیے ہے۔ یہ سخت تنقید مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے دورۂ مہاراشٹر پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ ملک کا دارالحکومت دہلی ہے، لیکن اقتصادی دارالحکومت ممبئی ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ اسی اقتصادی دارالحکومت میں آ کر مہاراشٹر سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے زیادہ سے زیادہ ’میوا‘ کیسے لوٹا اور کھایا جاسکے، اسی کی سازشیں تیار کرنے کے لیے امیت شاہ دو روزہ دورے پر مہاراشٹر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر اس وقت خشک سالی کے سنگین بحران سے گزر رہا ہے اور کسان شدید مشکلات میں ہیں۔ ایسے حالات میں اگر امیت شاہ واقعی مہاراشٹر اور کسانوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ’میوا‘ لوٹنے کی سیاست میں پڑنے کے بجائے کسانوں کی مکمل قرض معافی اور فی ہیکٹر 50 ہزار روپے معاوضے کا اعلان کریں۔ تب ہی ان کے دو روزہ دورۂ مہاراشٹر کا کوئی مطلب ہوگا، ورنہ یہ دورہ محض سیاسی ڈرامہ بن کر رہ جائے گا۔ سپکال نے سوال کیا کہ مہاراشٹر کی زمینیں صنعت کاروں کو کس طرح دی گئیں، اس سے کتنا پیسہ جمع کیا گیا، ابھی مزید کون کون سی زمینیں فروخت کی جانی ہیں اور اس پورے عمل میں کتنی بدعنوانی ہوئی، کیا ان سب کا حساب لینے کے لیے ہی امیت شاہ مہاراشٹر آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کمبھ میلے کے لیے کیے گئے ہزاروں کروڑ روپے کے اخراجات کا حساب بھی مہاراشٹر کی عوام کے سامنے آنا چاہیے۔ کیا کمبھ میلے کے نام پر ہوئی ہزاروں کروڑ روپے کی بدعنوانی کا جائزہ لے کر اس رقم

کی تقسیم کس طرح کرنی ہے، اسی کا جائزہ اس دورے کے دوران لیا جا رہا ہے؟ ہرش وردھن سپکال نے الزام لگایا کہ نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر مہاراشٹر کے دورے کی وجہ بتائی جا رہی ہے، لیکن حقیقت میں یہ دورہ بدعنوانی کا حساب کرنے اور آنے والے وقت میں ’میوا‘ کی تقسیم طے کرنے کے لیے ہے۔ سپکال نے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا ’لبرل‘ چہرہ نقلی ہے۔ سنگھ نے اپنے اصل مقاصد اور پالیسیوں کو ہمیشہ چھپا کر رکھا ہے۔ ’Bunch of Thoughts‘ کو سنگھ کے نظریات کی ایک اہم کتاب مانا جاتا ہے، لیکن حقیقت میں سنگھ اپنے اسی نظریے اور فلسفے کو چھپاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا آئین سنگھ کو قابل قبول نہیں ہے، لیکن یہ دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ہم نے آئین کو قبول کیا ہے۔ ہندوستان کے ترنگے کی مخالفت کی تاریخ ہونے کے باوجود آج یہ موقف اختیار کیا جاتا ہے کہ ترنگا ہمارا ہی ہے۔ اس لیے آئین اور جمہوری نظام کے تئیں سنگھ کی محبت بھی شک کے دائرے میں ہے۔ سپکال نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ بیرون ملک جانے کے بعد الگ زبان، ملک میں الگ کردار اور حقیقی طرز عمل، نظریات اور رویے میں الگ چہرہ سنگھ اور بی جے پی کا یہ کردار بار بار بے نقاب ہوا ہے۔ ان کے قول، فکر، عمل اور طرز بیان میں بھی دوغلا پن بار بار ثابت ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنگھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاست میں مسلم مخالف کردار مسلسل نظر آتا ہے۔ دوسری جانب وزیراعظم نریندر مودی دس سے زیادہ اسلامی ممالک کے اعلیٰ ترین اعزازات حاصل کر چکے ہیں۔ اگر کسی مخصوص مذہب کے لوگوں کے تئیں خیر سگالی نہیں ہے یا اس مذہب کی مخالفت کی جاتی ہے تو پھر ان اسلامی ممالک سے ملنے والے اعلیٰ ترین اعزازات قبول کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس تضاد کا جواب نریندر مودی اور سنگھ کو دینا چاہیے۔ سپکال نے مطالبہ کیا کہ سنگھ کی نظریاتی سوچ، آئین کے تئیں اس کے موقف اور مسلم سماج کے بارے میں اس کے نظریے پر سنگھ کو واضح موقف اختیار کرنا چاہیے۔ خاص طور پر راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سرسنگھ چالک موہن بھاگوت کو اس بارے میں براہ راست وضاحت کرنی چاہیے۔ یہ مطالبہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کیا۔

مجلس کی 315 پھریندہ اسمبلی میں زبردست سیاسی سرگرمی

مہراج گنج: ۱۴؍ستمبر (عبید خان): آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کی مہراج گنج ضلع اکائی کے زیر اہتمام 315 پھریندہ اسمبلی حلقے میں سیاسی بیداری اور تنظیمی استحکام کے مقصد سے رکنیت سازی مہم چلائی گئی۔ مہم کے دوران مجلس کے کارکنان نے مختلف علاقوں میں عوام سے براہ راست رابطہ قائم کیا اور انہیں مجلس کے نظریات، پالیسیوں اور سیاسی جدوجہد سے روشناس کرایا۔ اس موقع پر کارکنان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سیاسی طور پر بیدار ہوں اور اپنے حقوق، مسائل اور مستقبل سے متعلق فیصلوں میں فعال کردار ادا کریں۔ رکنیت سازی مہم کے دوران بڑی تعداد میں لوگوں نے مجلس کی رکنیت حاصل کی، جسے تنظیمی اعتبار سے ایک حوصلہ افزا پیش رفت قرار دیا گیا۔ مجلس کے ذمہ داران نے کہا کہ رکنیت سازی محض ایک تنظیمی سرگرمی نہیں بلکہ عوام کے درمیان سیاسی شعور بیدار کرنے اور انہیں جمہوری عمل میں مؤثر طور پر شریک کرنے کی مسلسل کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس کی کوشش ہے کہ گاؤں، قصبوں اور دور دراز علاقوں تک عوام سے رابطہ مضبوط کیا جائے اور ان کے مسائل کو سیاسی پلیٹ فارم پر مؤثر انداز میں اجاگر کیا جائے۔ مہم کے دوران قاری عزیز الرحمن، صدر 315 پھریندہ اسمبلی، انور خان، ضلع جنرل سکریٹری، مولانا عرفان اللہ، اسمبلی جنرل سکریٹری، اور طفیل خان، بلاک صدر برجمن گنج سمیت بڑی تعداد میں مجلس کے کارکنان اور ذمہ داران موجود رہے۔ مجلس کے مقامی ذمہ داران نے کہا کہ آنے والے دنوں میں بھی اسمبلی حلقے کے مختلف علاقوں میں رکنیت سازی اور سیاسی بیداری کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا، تاکہ تنظیم کو نچلی سطح تک مزید مضبوط بنایا جاسکے اور عوام کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رہے۔

بیدر میں کل ہند مشاعرہ، 14 اردو وکنڑا اسکولوں کو اعزاز، سینئر اردو صحافیوں کی خدمات کا اعتراف

بیدر۔ 14 ستمبر (پریس نوٹ) جناب محمد سلمان سکریٹری عائشہ جیوتی سوسائٹی NGO بیدر کی پریس نوٹ کے مطابق بیدر شہر کے ڈیسنٹ فنکشن ہال میں اتوار کی شب کرناٹک اردو اکادمی اور عائشہ جیوتی سوسائٹی، بیدر کے باہمی اشتراک سے ایک عظیم الشان کل ہند مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز شعرائے کرام نے اپنے منتخب کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مشاعرے کا آغاز رات تقریباً 9:45 بجے ہوا اور رات گئے تک مشاعرہ چلتا رہا۔ مشاعرے میں شہر کے اہلِ ادب، شعراء، اساتذہ، سماجی و تعلیمی شخصیات اور اردو دوستوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مشاعرے میں بنگلورو سے ڈاکٹر سنیل پنور واری، حیدرآباد سے جناب سیفؔ نظامی، مالیگاؤں سے جناب عمران راشدؔ، شیموگہ سے جناب رحمت اللہ رحمتؔ، گلبرگہ سے جناب قاضی انور، چنتگوپہ سے پروفیسر مقبول احمد مقبولؔ، بیدر سے جناب میرؔ بیدری، جنوبی کنڑ کے سرسی سے جناب سید اعجاز پٹیل، بیدر سے حافظ محمد عبیداللہ خان عطاری، جناب محمد اعظم خان اعظم اور ڈاکٹر مستقیم بیگم مسرورؔ نے اپنا منتخب کلام پیش کیا۔ جب کہ گلبرگہ کے قاضی انور کو سامعین نے دوبارہ سنا۔ شعرائے کرام کے کلام پر سامعین نے بھرپور داد و تحسین سے نوازا اور مشاعرہ دیر رات تک شعری ذوق کی تسکین کا ذریعہ بنا رہا۔ معروف شاعر و ناظم مشاعرہ میرؔ بیدری نے اپنی برجستہ اور شگفتہ نظامت کے ذریعے مشاعرے کو نہایت عمدگی سے آگے بڑھایا۔ ان کی نظامت نے شعراء اور سامعین کے درمیان خوبصورت ربط قائم رکھا اور مختلف شعری پیشکشوں کے درمیان تسلسل برقرار رہا۔ اس موقع پر بیدر کی اردو صحافت کی خدمات کا بھی اعتراف کیا گیا۔ بیدر کے قدیم اردو روزناموں سے وابستہ مدیران کو ان کی طویل صحافتی خدمات کے اعتراف میں تہنیت پیش کی گئی۔ ڈاکٹر سنیل کمار پنواروار، آئی ایف ایس، کے ہاتھوں ممتاز صحافی اور مدیر اعلیٰ روزنامہ ’’ادبی عکاس‘‘ بیدر جناب شاہ سعید الحسن قادری اور روزنامہ ’’سرخ مین‘‘ کے مدیر جناب قاضی علی الدین المعروف علی بابا کی گلپوشی و شال پوشی کی گئی اور انہیں مومنٹو پیش کرتے ہوئے ان کی صحافتی خدمات کو سراہا گیا۔ اس موقع پر اردو صحافت کو درپیش چیلنجوں کے باوجود اردو زبان و ادب کی خدمت میں مصروف صحافیوں کے کردار کو قابل قدر قرار دیا گیا۔ مشاعرے سے قبل تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اردو و کنڑا سرکاری مدارس کی حوصلہ افزائی کے لیے خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ عائشہ جیوتی سوسائٹی اور کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے ایسے 14 اردو و کنڑا مدارس کو ’’بیسٹ اسکول‘‘ ایوارڈ سے نوازا گیا جنہوں نے تعلیمی کارکردگی کے میدان میں نمایاں نتائج پیش کرتے ہوئے کئی پرائیویٹ اسکولوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ منتخب اسکولوں کے ذمہ داران اور نمائندوں کی گلپوشی و شال پوشی کی گئی اور انہیں مومنٹو پیش کر کے ان کی تعلیمی خدمات کی ستائش کی گئی۔ تقریب کا آغاز حافظ محمد نوید اللہ خان عطاری کی قرأتِ کلام پاک سے کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز باضابطہ طور پر ناڈ گیت سے ہوا۔ تقریب میں ڈاکٹر سنیل کمار پنواروار، آئی ایف ایس، بنگلورو، جناب محمد غوث، سابق میئر بیدر میونسپل کارپوریشن، جناب محمد سمیر الدین، نمائندہ کارپوریٹر بیدر سٹی میونسپل کارپوریشن، ڈاکٹر محمد گلسین، پرنسپل ڈائٹ کالج بیدر، جناب محمد حیدر علی شاکر، ای سی او بیدر، جناب محمد آصف الدین، چیئرمین وزڈم ادارہ جات بیدر، ڈاکٹر طالب اطہر انصاری، پرنسپل کالج آف ٹیچنگ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بیدر، جناب محمد معظم، ذمہ دار آئیٹا بیدر، جناب محمد یوسف رحیم بیدری، سابق رکن کرناٹک اردو اکادمی و صدر یارانِ ادب بیدر، ڈاکٹر مستقیم بیگم اردو فیکلٹی بیدر یونیورسٹی، محترمہ بلقیس فاطمہ، ذمہ دار ریاستی آئیٹا شعبہ خواتین، محترمہ طیبہ طہورہ، صدر عائشہ جیوتی سوسائٹی بیدر، اور محمد امین نواز، رکن کرناٹک اردو اکادمی بیدر، کے علاوہ دیگر معززین، اہلِ علم و ادب اور اُردو دوستوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کرناٹک اردو اکادمی کے رکن محمد امین نواز نے اکادمی کی جانب سے بیدر میں انجام دی جانے والی مختلف سرگرمیوں اور اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی بحیثیت رکن کرناٹک اردو اکادمی ذمہ داری کے دوران بیدر میں دو کل ہند مشاعروں کے انعقاد کے علاوہ اساتذہ ءکرام کے لیے ایک روزہ تربیتی ورکشاپ اور طلبہ و طالبات کے لیے ادبی و ثقافتی پروگرام منعقد کیے گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعت دہم میں اردو مضمون میں صد فیصد نشانات حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے گزشتہ دو برس کے دوران فی طالب علم ایک ہزار روپے کے چیک اور اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ محمد یوسف رحیم بیدری نے عائشہ جیوتی سوسائٹی کی فلاحی و سماجی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ سوسائٹی کی جانب سے ضرورت مند خواتین کو سلائی کی تربیت فراہم کرنے کے بعد انہیں سلائی مشینیں بھی تقسیم کی گئیں، تاکہ وہ اپنے ہنر کے ذریعے خودکفیل ہوسکیں۔

ہندوستان اور نیوزی لینڈ نے 2027 میں پہلی دوطرفہ مشقوں پر تبادلہ خیال کیا

آکلینڈ، 14 ستمبر۔ ایم این این۔ ہندوستانی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے پیر کو نیوزی لینڈ کے بحریہ کے سربراہ ریئر ایڈمرل گیرن گولڈنگ سے ملاقات کی، جس میں 2027 میں پہلی دوطرفہ بحری مشقوں سمیت اہم بات چیت ہوئی۔ ہندوستانی بحریہ نے ایکس پر کہا کہ نیوزی لینڈ کے دورے کے دوران، ایڈمرل کرشنا سوامیناتھن سی این ایس، نے نیوزی لینڈ نیوی کے چیف آف نیوی، ریئر ایڈمیرل گارین گولڈنگ کے ساتھ اہم بات چیت کی۔ ہندوستان-نیوزی لینڈ میری ٹائم سیکورٹی کو آپریشن ارینجمنٹ پر استوار کرتے ہوئے، دونوں سربراہان نے دونوں بحریہ کے درمیان شراکت داری کو بڑھانے، اور بہتر سمندری معلومات کے تبادلے کو یقینی بنانے کے طریقوں کی تلاش پر تبادلہ خیال کیا۔

ناندیڑ میں ''سقوطِ حیدرآباد'' کے موضوع پر جلسہ عام کا انعقاد

ناندیڑ: 14 ستمبر (نمائندہ خصوصی): مسلم نمائندہ کونسل ناندیڑ کے زیرِ اہتمام 17 ستمبر 2026 کو شہر کے روشن فنکشن ہال میں ایک عظیم الشان اور فکری جلسہ عام منعقد کیا جا رہا ہے۔ ''سقوطِ حیدرآباد (ریاست دکن) تاریخ کے آئینے میں'' کے عنوان سے منعقد ہونے والے اس اجلاس کا بنیادی مقصد ریاست دکن کی عظیم تاریخی، علمی اور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کرنا اور اس سانحے کے نتیجے میں ختم ہونے والی شاندار تہذیب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا ہے۔ منتظمین کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق، سقوطِ حیدرآباد کا واقعہ برصغیر کی تاریخ کا ایک ایسا موڑ ہے جس نے مسلمانوں کی حکومت کی آخری یادگار چھین لی تھی۔ اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد محض ماضی پر ماتم کرنا نہیں ہے، بلکہ تاریخ کے عروج و زوال کے اسباب کو یاد رکھتے ہوئے اور ماضی کے تجربات کی روشنی میں، قوم کے روشن مستقبل اور کامیابی کے لیے ایک تعمیری لائحہ عمل تیار کرنا ہے۔ اس اہم تاریخی اور فکری نشست میں سقوطِ حیدرآباد کے حقائق اور دکن کی تاریخ پر تفصیلی گفتگو کے لیے حیدرآباد سے ممتاز علمی و صحافتی شخصیات کو مدعو کیا گیا ہے۔ ان میں نامور مصنف و مؤرخ ڈاکٹر لنگالا پانڈورنگا ریڈی اور سینئر صحافیان ڈاکٹر انعام الرحمن غیور اور ڈاکٹر خالد مُلّا شامل ہیں، جو اس موضوع پر خصوصی خطاب کریں گے۔ مسلم نمائندہ کونسل ناندیڑ کے زیرِ انتظام یہ پروگرام 17 ستمبر 2026 کو صبح 10:30 بجے سے دوپہر 2:00 بجے تک روشن فنکشن ہال، ناندیڑ میں منعقد ہوگا۔ کونسل نے شہر اور اطراف کے تمام باشعور شہریوں، دانشوروں، نوجوانوں اور طلباء سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس انتہائی اہم اجلاس میں بھرپور شرکت یقینی بنائیں تاکہ تاریخ کے ان اہم اوراق سے نئی نسل کو روشناس کرایا جاسکے۔

کمرشل گیس سلنڈروں کی بلیک مارکیٹنگ پر کاروائی 8/لاکھ 34/ہزار روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ: ۱۴/ستمبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی کاروبار کے مکمل خاتمے کے مقصد سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے بغیر کسی قانونی اجازت کے کمرشل گیس سلنڈروں کی بلیک مارکیٹ میں فروخت اور نقل و حمل کرنے والے ایک شخص کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے 8 لاکھ 34 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ پولیس کے مطابق 13 ستمبر 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی جرائم تفتیشی ٹیم علاقے میں گشت کر رہی تھی۔ اسی دوران خفیہ مخبر سے اطلاع ملی کہ عثمان نگر روڈ پر کوہینور مل کے سامنے ایک چھوٹے ہاتھی گاڑی کے ذریعے کمرشل گیس سلنڈر بلیک مارکیٹ میں فروخت کے لیے لے جائے جا رہے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں پولیس ٹیم نے دو پنچوں کی موجودگی میں دوپہر کے وقت مذکورہ مقام پر چھاپہ مارا۔ موقع پر ٹاٹا انٹرا چھوٹا ہاتھی گاڑی نمبر CH-4677-MH-26 مشتبہ حالت میں پائی گئی۔ گاڑی کی تلاشی لینے پر اس میں بڑی تعداد میں کمرشل استعمال کے گیس سلنڈر برآمد ہوئے۔ پولیس نے گاڑی میں موجود شخص سے پوچھ گچھ کی تو اس نے اپنا نام شیام لال شنکر لال سارن، عمر 32 سال، پیشہ ڈرائیور، ساکن بوجاسر، ضلع پھلودی، راجستھان، حال مقیم شیواجی نگر، مکھیڑ، ضلع ناندیڑ بتایا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ مذکورہ گیس سلنڈر بلیک مارکیٹ میں فروخت اور ری فلنگ کے لیے لائے گئے تھے۔ پولیس کے مطابق سلنڈروں کی نقل و حمل اور فروخت سے متعلق اس کے پاس کوئی قانونی اجازت نامہ یا ضروری دستاویزات موجود نہیں تھیں۔ کاروائی کے دوران پولیس نے ملزم کے قبضے سے ٹاٹا انٹرا چھوٹا ہاتھی گاڑی، مالیت تقریباً 6 لاکھ روپے، اور بھارت کمپنی کے کمرشل استعمال کے گیس سے بھرے سرخ اور پیلے رنگ کے 52 سلنڈر، جن کی مجموعی مالیت تقریباً 2 لاکھ 34 ہزار روپے ہے، ضبط کیے۔ اس طرح ضبط شدہ سامان کی کل مالیت 8 لاکھ 34 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں ملزم شیام لال شنکر لال سارن کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 1189/2026 درج کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف ضروری اشیاء ایکٹ کی دفعات 3 اور 7 کے ساتھ مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 124 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کی نگرانی میں جاری ہے۔ یہ کاروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گورو کی رہنمائی میں پولیس انسپکٹر اوم کانت چنچولکر کی قیادت میں پولیس سب انسپکٹر بی۔ ای۔ چوہان اور پولیس اہلکار لکشمن جادھو، زمیر اور گروناتھ کاراموںگے نے انجام دی۔

نیٹ میں 530 نمبر حاصل کرنے پر محمد شعیب الرحمن کا شاندار استقبال

ناندیڑ: 14/ستمبر (راست) ناندیڑ کی مشہور و معروف شخصیت محمد محبوب الرحمن عرف عمران کے فرزند محمد شعیب الرحمن نے نیٹ 2026 میں 530 مارکس حاصل کر کے ناندیڑ اور اپنے خاندان کا نام روشن کیا ہے۔ اس خوشی کے موقع پر ناندیڑ کے انور گارڈن میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں محمد شعیب الرحمن کی گل پوشی کی گئی۔ سبھی نے شعیب کو مبارکباد پیش کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ واضح ہو کہ محمد شعیب الرحمن، پربھنی ایجوکیشن سوسائٹی کے بانی مرحوم عبدالرشید انجینئر صاحب کے حقیقی بھتیجے اور خواجہ معین الدین صاحب کے نواسے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ محمد شعیب کو مزید کامیابی عطا فرمائے اور دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔

سالارِ سخن دکن ڈاکٹر زرتاج ہاشمی سحر کی آٹھویں برسی پر مشاعرہ

پربھنی: ۱۴/ستمبر (راست): اردو رائٹرس فورم، پربھنی کے زیرِ اہتمام سالارِ سخن دکن ڈاکٹر زرتاج ہاشمی سحر کی آٹھویں برسی کے موقع پر 13 ستمبر 2026 بروز اتوار، برائٹ انگلش اسکول، اقبال نگر، پربھنی میں ایک رفیع الشان مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا۔ مشاعرے کی صدارت استاد شاعر جناب طٰہٰ صدیقی نے کی، جبکہ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے جناب الحاج شیخ عبدالرب، موظف ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر، پربھنی و کارگزار صدر اردو رائٹرس فورم، حافظ و قاری مجیب الرحمن حسینی، امام و خطیب مالی بیس مسجد، پربھنی، اور ڈاکٹر محمد عبدالرافع، پرنسپل وسنت راؤ کالے سینیئر کالج، ناندیڑ، شریک ہوئے۔ مشاعرے کے کنوینر ڈاکٹر سید نورالامین، شعبۂ اردو، شاردہ مہاودیالیہ، پربھنی، اور جناب منور جامی نے اورنگ آباد، ناندیڑ، پربھنی اور دیگر علاقوں سے معروف شعرائے کرام اور محبانِ اردو کو مدعو کیا۔ تقریب کا آغاز حافظ و قاری مجیب الرحمن حسینی کی تلاوتِ کلامِ پاک اور دعائے مغفرت سے ہوا۔ بعد ازاں ڈاکٹر سید نورالامین نے ڈاکٹر زرتاج ہاشمی سحر کی حیات، شخصیت اور ادبی خدمات، بالخصوص ان کی شاعری، پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جناب الحاج شیخ عبدالرب نے اپنے اظہارِ خیال میں ڈاکٹر نورالامین کی جانب سے اپنے دیرینہ رفیق ڈاکٹر زرتاج ہاشمی سحر کو ہر سال ان کی برسی کے موقع پر محبت و خلوص کے ساتھ یاد کرنے کو قابلِ قدر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں جب بعض اوقات خونی رشتے بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نظر آتے ہیں، ایسے میں ایک دوست کا اپنے مرحوم رفیق کو مسلسل یاد رکھنا اور ان کی ادبی خدمات کو زندہ رکھنا قابلِ تحسین عمل ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد عبدالرافع نے اپنے ڈی ایڈ کالج، جالنہ کے استاد جناب شیخ عبدالرب کی شال پوشی اور گل پوشی کرتے ہوئے اپنے پی ایچ ڈی مقالے پر مبنی کتاب ''خواجہ حسن نظامی دہلوی: حیات و ادبی کارنامے'' بطورِ تحفہ پیش کی۔ اس طرح انہوں نے اپنے استاد کی پذیرائی اور احترام کا عملی اظہار کیا۔ ڈاکٹر عبدالرافع نے اورنگ آباد سے تشریف لائے شاعر جناب احمد اورنگ آبادی کا بھی گل پیش کر کے استقبال کیا اور انہیں اپنی کتاب پیش کی۔ ڈاکٹر محمد عبدالرافع نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر زرتاج ہاشمی سحر کے مجموعۂ کلام ''مظہرِ عشق'' پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے ان کی شعری خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے مشاعرے کے کامیاب انعقاد پر کنوینر ڈاکٹر سید نورالامین کو مبارک باد دی اور مدعو کرنے پر اظہارِ تشکر کیا۔ مشاعرے میں پربھنی شہر کے علاوہ بیرونِ اضلاع سے تشریف لانے والے شعرائے کرام اور محبانِ اردو کا گل پیش کر کے استقبال کیا گیا۔ مشاعرے میں طٰہٰ صدیقی، کلیم شاداب آکوٹ، احمد اورنگ آبادی، شفیع احمد شفیع، واحد جاذب، ڈاکٹر منیب حنفی، سلیم رشیدی، منور شاہ، وسیم راہی، فیروز سروش، زبیر گوہر، معاویہ عبد الکلام، سید رضوان راوی، جنید اقبال فاروقی، عامر خان عامر، محمد یوسف، انور خان اور دیگر شعرائے کرام نے اپنا منتخب کلام پیش کیا اور سامعین سے خوب دادِ تحسین حاصل کی۔ مشاعرے کی نظامت معروف شاعر جناب انصاری جاوید نے اپنے منفرد اور دل نشیں انداز میں انجام دی۔ شہر اور بیرونِ شہر سے بڑی تعداد میں محبانِ اردو نے شرکت کر کے شعراء کی حوصلہ افزائی کی اور مشاعرے کو کامیاب بنایا۔ آخر میں معتمد اردو رائٹرس فورم جناب یونس انور نے تمام مہمانان، شعرائے کرام، سامعین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ یوں ڈاکٹر زرتاج ہاشمی سحر کی یاد میں منعقدہ یہ پُروقار اور یادگار مشاعرہ دیر رات گئے اختتام پذیر ہوا۔

فیض کیمپس میں سالانہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ کا شاندار انعقاد، مرکزی جلسے میں طلبہ کی شاندار پیشکشیں

پربھنی: 14/ستمبر (نمائندہ خصوصی) فیض کیمپس میں سالانہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ نہایت جوش و خروش، عقیدت اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس موقع پر شہر کے ممتاز علماء کرام، ماہرینِ تعلیم، سماجی کارکنان، سرپرستانِ طلبہ، اساتذہ اور بڑی تعداد میں طلبہ نے خصوصی شرکت کی۔ فیض کیمپس کے پرائمری اسکولوں میں سوسائٹی کی نگرانی اور رہنمائی میں گزشتہ پانچ روز سے جماعتی سطح، اسکولی سطح اور مدرسہ سطح پر سیرت النبی ﷺ سے متعلق مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا جا رہا تھا۔ ان مقابلوں میں تقریری مقابلہ، نعت، سیرت کوئز، تحریری مقابلہ، اذان اور دیگر دینی و تعلیمی مقابلے شامل تھے۔ طلبہ نے ان مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ ان تمام مقابلوں کے بعد مرکزی سطح پر سالانہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلبہ نے اپنی مختلف پیشکشوں کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ پروگرام کی صدارت حضرت علامہ مولانا مفتی خلیل الرحمن قاسمی صاحب، ناندیڑ نے فرمائی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے اسلام میں خواتین کی عزت، ان کے مقام اور مرتبے پر خصوصی روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلام نے خواتین کو عزت، احترام اور حقوق کا ایک باوقار مقام عطا کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ قرآنِ پاک میں خواتین سے متعلق ''سورۃ النساء'' کے نام سے مکمل سورت موجود ہے، جو اسلام میں خواتین کے حقوق اور ان کے سماجی و خاندانی مقام کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ مفتی خلیل الرحمن صاحب نے فرمایا کہ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہی ہر رشتے کی عزت اور قدر کرنا ضروری ہے۔ جب گھر میں خواتین کو احترام دیا جائے گا، ان کے حقوق کا خیال رکھا جائے گا اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے گا، تب ہی گھر کا ماحول بہتر ہوگا اور آنے والی نسل کی صحیح تربیت ممکن ہو سکے گی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اچھی نسل کی بنیاد اچھے گھر اور اچھی تربیت پر ہوتی ہے۔ اس لیے ماں کی گود سے لے کر پورے خاندانی ماحول تک بچوں کی دینی، اخلاقی اور انسانی تربیت پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔ اس موقع پر شہر کے ممتاز علماء کرام کے علاوہ ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب، معراج صدیقی صاحب، قاضی ندیم صاحب اور حافظ اسعد صاحب کی خصوصی شرکت رہی۔ ان معزز شخصیات کی موجودگی سے پروگرام کی شان اور وقار میں مزید اضافہ ہوا۔ جلسے کے انعقاد اور سیرت کے مختلف مقابلوں کی مکمل منصوبہ بندی و انتظام میں فیض العلوم ایجوکیشن سوسائٹی کے سیکریٹری و اردو ٹیچرس آرگنائزیشن کے ریاستی صدر الحاج ڈاکٹر محمد سمیع اللہ خان صاحب کی رہنمائی اور سرپرستی کا اہم کردار رہا۔ بالخصوص سیرت کوئز کے کنوینر ڈاکٹر سمیع اللہ خان سر نے مقابلوں کی منصوبہ بندی، انتظامات اور کامیاب انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح فیض العلوم ایجوکیشن سوسائٹی کی چیئرپرسن محترمہ انیس صدیقی میڈم کی رہنمائی، تعاون اور فعال کردار بھی اس پورے پروگرام کی کامیابی میں نہایت اہم رہا۔ ان کی مسلسل نگرانی، رہنمائی اور تعاون کی بدولت جلسے کی تیاریاں بہتر انداز میں مکمل ہوئیں اور پروگرام کو شاندار و کامیاب بنانے میں نمایاں مدد ملی۔ جلسے کی کامیابی میں ثناء اللہ خان سر، صفی اللہ خان سر، اسعد سر سمیت فیض کیمپس کے تمام پرنسپلز، ہیڈ ماسٹرز، اساتذہ اور پورے اسٹاف کی محنت اور تعاون قابلِ تحسین رہا۔ تمام افراد نے اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری لگن، نظم و ضبط اور خلوص کے ساتھ انجام دیں۔ پروگرام میں طلبہ نے تقریر، نعت، اذان، سیرت کوئز اور تحریری مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ مختلف مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر موجود علماء کرام اور معزز مہمانانِ گرامی نے فیض کیمپس کی جانب سے طلبہ کی دینی، اخلاقی اور تعلیمی تربیت کے لیے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔ فیض کیمپس کی جانب سے منعقد کیا گیا یہ سالانہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ محض ایک مذہبی پروگرام نہیں تھا، بلکہ طلبہ کو سیرتِ طیبہ ﷺ سے جوڑنے، ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور ان کے اندر دینی و اخلاقی اقدار کو مضبوط بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی ثابت ہوا۔

لاجسٹک ہب میں ٹریفک نظام درہم برہم

بھیونڈی: ۱۴/ستمبر (نمائندہ خصوصی): گوداموں اور لاجسٹک سرگرمیوں کے تیزی سے پھیلاؤ نے شہر و مضافات کو اہم تجارتی مرکز بنا دیا ہے، لیکن سڑکوں کا بنیادی ڈھانچہ بڑھتے ٹریفک کا بوجھ اٹھانے سے قاصر نظر آرہا ہے۔ بھاری گاڑیوں کی مسلسل آمد و رفت، گڑھے، تنگ پل، زیرِ تعمیر منصوبے اور مؤثر ٹریفک منصوبہ بندی کے فقدان نے کئی علاقوں میں چند منٹ کے سفر کو گھنٹوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ چنچوٹی-انجور پھاٹا سے مانکولی تک سڑک کی تعمیر کے باعث کئی مقامات پر راستہ محدود ہو گیا ہے۔ گجرات سے آنے والے ٹرک اور کنٹینر اسی راستے سے ممبئی کی جانب جاتے ہیں، جس کے باعث انجور پھاٹا پر طویل قطاریں لگتی ہیں۔

ممبئی مارچ کے دوران مجھے گولی مارنے کی سازش ہے: جرنگے

جالنہ: ۱۴/ستمبر (ایجنسی) سماجی کارکن منوج جرنگے پاٹل نے اتوار کو الزام لگاتے ہوئے کہ مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کیلئے ممبئی تک ان کے مجوزہ پُرامن مارچ کے دوران انہیں ہلاک کرنے اور گڑبڑ پیدا کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ وہ کسی بھی دباؤ کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکیں گے۔ انترولی سرائی میں جاری احتجاج کے مقام پر اپنے حامیوں اور میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے منوج جرنگے جن کی بھوک ہڑتال کا اتوار کو ۱۶/رواں دن تھا' نے دعویٰ کیا کہ حکمراں جماعتوں سے وابستہ افراد کو اس مارچ میں بھیجا جاسکتا ہے تاکہ افراتفری پھیلائی جاسکے اور انہیں نشانہ بنایا جاسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''میں موت قبول کرلوں گا لیکن ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔'' یہ بھی کہا کہ ممبئی میں احتجاج سے قبل اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے حکومت کے پاس اب بھی ۸/ دن کا وقت ہے۔ ''منوج جرنگے نے کہا کہ ''جب کوئی سانپ کی دم پر پاؤں رکھے گا تو ہمیں ردعمل ظاہر کرنا ہی پڑے گا۔'' اور متنبہ کیا کہ ان کے حامی کچھ وزراء کو سیاسی طور پر چیلنج کر سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس اور نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے کو ہدف بناتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ اقتدار میں موجود لوگ ان کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور دعویٰ کیا کہ ممبئی کی جانب ان کے مجوزہ 'مراٹھا مارچ' کے دوران گڑبڑ پیدا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اتوار کو منوج جرنگے نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی اور ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا کے کچھ مراٹھا اراکین اسمبلی نے ان کے حامیوں کو فون کر کے انہیں مارچ میں شرکت نہ کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مارچ کے دوران مجھے گولی مارنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ وہ مراٹھوں کو نہیں بلکہ مجھے نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ''میں ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔'' منوج جرنگے پاٹل نے اپنے حامیوں پر زور دیا کہ اگر وہ خوفزدہ ہیں تو اس میں شامل نہ ہوں لیکن جذباتی اپیل کی کہ انہیں ممبئی تک مارچ کرنا چاہئے اور اگر ضرورت پڑے تو ان کی آخری رسوم میں بھی شرکت کرنی چاہئے۔ جرنگے نے کہا کہ وہ ۱۵/ستمبر کو ممبئی کیلئے انترولی سرائی سے روانہ ہوں گے۔ اور ۱۹/ستمبر کو ممبئی پہنچیں گے اور صبح ۱۰/بجے آزاد میدان میں بھوک ہڑتال پر بیٹھیں گے۔ انہیں قانون اور عدلیہ پر یقین ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ احتجاج کی اجازت کیلئے درخواست دی گئی ہے اور حکومت اس تحریک پر شرائط عائد کرسکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے اس سے قبل ایکناتھ شندے پر اعتماد کیا تھا اور مراٹھا کوٹہ کے مطالبات پر جی آر جاری ہونے کے بعد جنوری ۲۰۲۴ء میں نوی ممبئی کے علاقے واشی سے لوٹ گئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ''جب ہم نے شندے کو اعزاز سے نوازا تھا تو مراٹھے انہیں عزیز تھے۔ اگر فرنویس ہمارے تمام مطالبات تسلیم کر کے یہ لڑائی جیت جاتے ہیں تو دوسروں کا کیا بنے گا؟'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اپنے یا اپنے ساتھیوں کے خلاف حکومت کی جانب سے تحقیقات سے دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ''اگر تحقیقات کا حکم بھی دے دیا جائے تب بھی میں ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔ میں موت قبول کرلوں گا لیکن ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔'' مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کی جاری تحریک کے پس منظر میں منوج جرنگے پاٹل کی جانب سے اتوار کو انترولی سرائی میں بلائی گئی میٹنگ میں ریاست کے مختلف حصوں سے ہزاروں کی تعداد میں مراٹھا برادری کے افراد پہنچے۔ بڑی تعداد میں شرکاء کے باعث میٹنگ کیلئے لگایا گیا خیمہ ناکافی ثابت ہوا جس کے بعد کئی افراد سڑک پر کھڑے ہو کر جبکہ کچھ لوگوں نے گرام پنچایت کی چھت پر جا کر جرنگے پاٹل کی تقریر سنی۔ بڑی تعداد میں پہنچنے والے حامیوں کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے، اس کیلئے گودا پٹی کے ۱۲۳/ گاؤں کے باشندوں نے اجتماعی طور پر انتظامات کی ذمہ داری سنبھالی۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کے حصول میں عازمین کو راحت

ممبئی: ۱۴/ستمبر (پریس ریلیز): ممبئی کے ۳۵۰۰/ عازمین کے طبی جانچ اور فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی سہولت کے لئے بی ایم سی کے ۱۵/ اسپتالوں میں بدھ ۱۶/ستمبر سے نظم کیا جائے گا۔ اس سے عازمین کو کافی سہولت ہوگی اور ان کی پریشانی دور ہوجائے گی۔ عازمین اب تک بہت پریشان تھے اور کچھ عازمین نے بھاگ دوڑ کر کے فٹنس جانچ بھی کرالی ہے مگر زیادہ تر کیلئے اب بھی یہ بڑا مسئلہ ہے۔ دوسری جانب میڈیکل سرٹیفکیٹ اپ لوڈ کرنے کی ۱۵/ستمبر کی آخری تاریخ میں توسیع کردی جائے گی جو عازمین کے لئے مزید اطمینان کا باعث ہوگی۔ اب عازمین ان اسپتالوں میں سہولت کے ساتھ طبی معائنہ کروا کر سرٹیفکیٹ حاصل کرسکیں گے۔ یاد رہے کہ حج کمیٹی کی جانب سے باضابطہ انتظام نہ کئے جانے اور محض فرمان جاری کر دینے کہ اس تاریخ تک سرٹیفکیٹ جمع کرانا ہے، سے ہی عازمین کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر فرمان جاری کرنے سے قبل باضابطہ نظم کر دیا جائے تو عازمین حج کو اس طرح کے مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس ضمن میں ریاستی حج کمیٹی کی سیکشن آفیسر خدیجہ نائیکواڑے نے نمائندۂ انقلاب کو بتایا کہ عازمین کی سہولت کی خاطر انہوں نے بی ایم سی ایڈیشنل کمشنر پراجکتا ورما لونگارے سے ملاقات کی اور ان کو حج کمیٹی کی جانب سے خط بھی دیا اور یہ مطالبہ کیا کہ عازمین کی سہولت کی خاطر نظم کیا جائے گا اور بی ایم سی کے زیرِ نگرانی اسپتال انتظامیہ کو ہدایت بھی جاری کی جائے تاکہ عازمین آسانی کے ساتھ اپنا طبی معائنہ کروا کر فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرسکیں۔ بی ایم سی کی ایڈیشنل کمشنر کی جانب سے نہ صرف یقین دلایا گیا بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ بی ایم سی کی جانب سے شہر اور مضافات کے ۱۵/ اسپتالوں میں نظم کرتے ہوئے اس کی فہرست بھی جاری کردی جائے گی۔ عازمین کو پیغام بھی بھیجا جائے گا تاکہ ان کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ بدھ ۱۶/ستمبر سے عازمین کی فٹنس سرٹیفکیٹ کے لئے ان اسپتالوں میں سہولت مہیا کرائی جائے گی۔ بی ایم سی کے زیرِ نگرانی جن اسپتالوں میں عازمین کیلئے نظم کیا جائے گا ان میں نائر اسپتال، بھابھا اسپتال (کرلا)، کوپر، کستوربا، راجاواڑی، ماں اسپتال (چمبور) اور بالا صاحب ٹھاکرے اسپتال جوگیشوری وغیرہ کے علاوہ دیگر اسپتال شامل ہیں۔

ڈی جے کے خلاف شہریوں کا خاموش مارچ

ممبئی: ۱۴/ستمبر: ہائی کورٹ کے حکم نامہ اور پولیس انتظامیہ کی کڑی کارروائی کے باوجود ناگپور میں ڈی جے کے خلاف خاموش مارچ نکالا گیا۔ شدید بارش کے دوران سیکڑوں شہری اور طبی ماہرین سڑکوں پر نکل آئے۔ اس مارچ کے ذریعے یہ واضح پیغام دیا گیا کہ انتظامیہ کی جانب سے ڈی جے کے حوالے سے جو قواعد وضع کئے گئے ہیں، ان پر سختی سے عمل کیا جائے اور اونچی آواز سے عام لوگوں کو ہونے والی پریشانیوں کو روکا جائے۔ بتادیں کہ ناگپور میں ڈی جے پر پابندی ہے، اس کے باوجود قواعد کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ڈی جے بجایا جارہا ہے۔ تہواروں اور مختلف تقاریب میں ڈی جے بجانے اور ان قوانین کی خلاف ورزی سے ناراض ناگپور کے شہری اتوار کو سڑکوں پر نکل آئے اور شہر میں ڈی جے کے خلاف خاموش مارچ کیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر اور سابق رکن اسمبلی سندیپ جوشی کی قیادت میں لکشمی بھون چوک سے شنکر نگر چوک تک خاموش مارچ میں شدید بارش کے باوجود ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرا میڈیکس کے ساتھ سیکڑوں شہریوں نے شرکت کی۔ مارچ میں شریک افراد نے پلے کارڈز اور پوسٹرز اٹھا رکھے تھے جن پر ڈی جے سسٹم کی مخالفت کی گئی تھی۔ مظاہرین نے ڈی جے پر پابندی لگانے اور ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا۔

دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹرا)

اعلان مفقود الخبری

مقدمہ ۸/۱۸۳۸/۱۹۶/ سنہ ۱۴۴۷ھ

تحمینہ پروین بنت سید صلاح الدین مقام کامٹھا خرد تعلقہ و ضلع ناندیڑ۔۔۔۔فریق اول

بنام

سید غوث ولد سید معین مقام بجرنگ کالونی نزد ایم جی ایم کالج تعلقہ و ضلع ناندیڑ۔۔۔۔فریق ثانی

اطلاع بنام فریق ثانی

معاملہ ہذا مورخہ یکم/ذی الحجہ سنہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۹/مئی ۲۰۲۶ء کو دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ ناندیڑ میں آپ کی بیوی فریق اول نے مطالبہ خلع/فسخ نکاح کیلئے دائر کیا۔ آپ فریق ثانی نے اس کو عرصہ تین/۳ سال سے نان و نفقہ اور حق زوجیت سے محروم رکھا۔ اس کو آپ سے نفرت ہو چکی ہے۔ اور آپ گذشتہ تاریخ پیشیوں پر کبھی بھی حاضر نہیں آئے۔ اور آپ نے کچھ اطلاع وصول کی لیکن جواب داخل دارالقضاء نہیں کیا۔ اور چند اطلاع لینے سے انکار کیا۔

لہٰذا اس لئے اب اعلان ہذا کے ذریعہ آپ فریق ثانی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی موجودگی کی اطلاع دارالقضاء ہذا کو دیں اور مقررہ تاریخ سماعت ۱۰/ربیع الاخر سنہ ۱۴۴۸ھ مطابق ۲۲/ستمبر سنہ ۲۰۲۶ء بروز منگل کو بوقت ۱۰/بجے دن دارالقضاء ہذا میں مع گواہان و ثبوت حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری و عدم پیروی کی صورت میں معاملہ ہذا کا بلا تاخیر تصفیہ کر دیا جائیگا۔

گواہان کم از کم دو/۲ معتبر مرد مسلم یا ایک مرد اور ایسی دو/۲ عورتیں ہونی چاہئے جو معاملہ کے حالات سے پوری طرح براہ راست واقف ہوں۔۔

فقط

دستخط قاضی شریعت

۲۸/۳/۱۴۴۸ھ

2026/9/12

قاضی شریعت

دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ ناندیڑ

نزد مسجد یونس ریلوے اسٹیشن روڈ ناندیڑ 431601

ٹی سی گم ہوگئی

میری سید عاطف علی سید ظفر علی کے نام کی دسویں جماعت کی ٹی سی دوران سفر کہیں گم گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لا کر دیں۔ مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

سید عاطف علی سید ظفر علی

پتہ۔ (آرامشین بلال نگر) ناندیڑ

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی